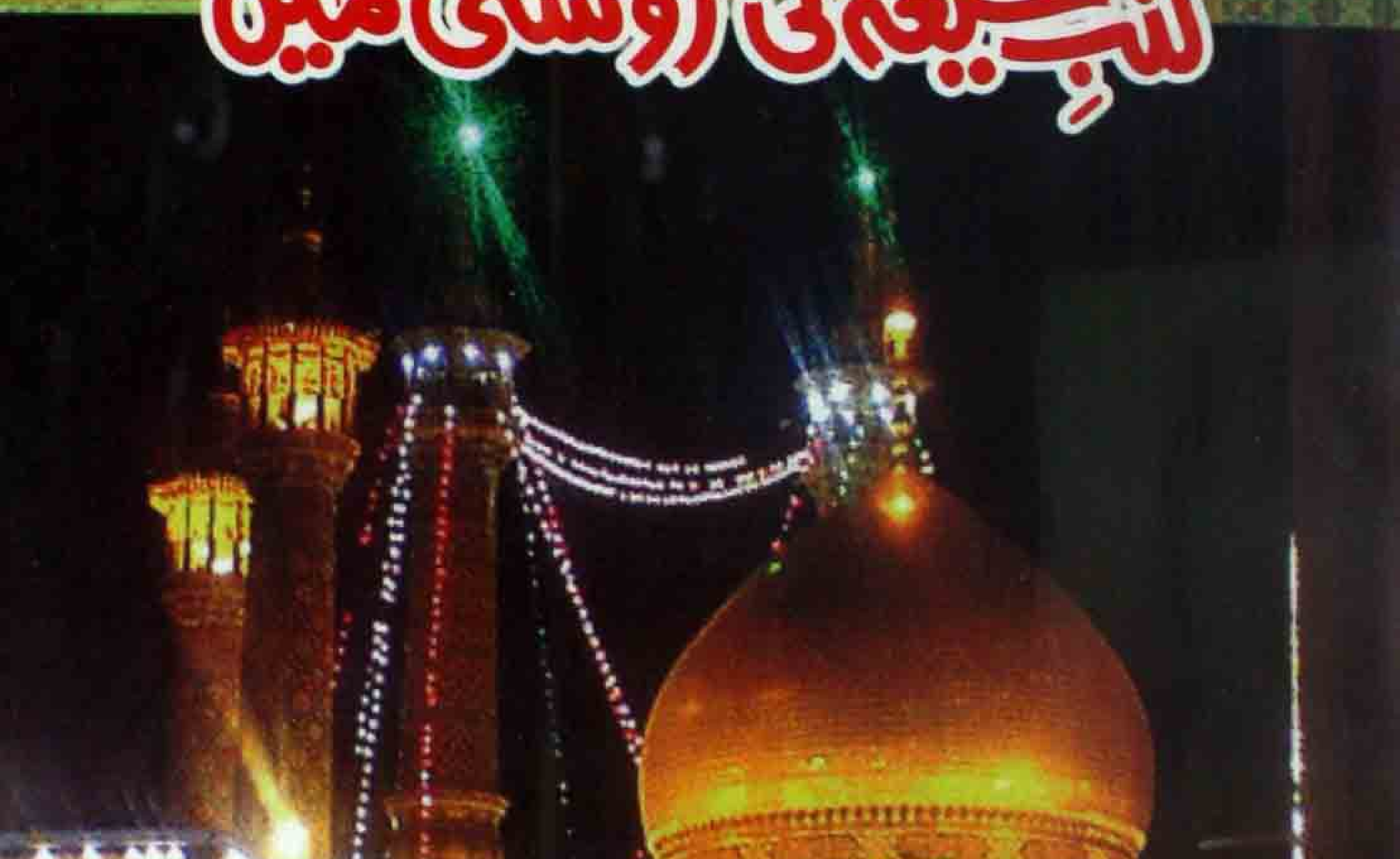
مسلکِ اہلبیت

کتبِ شیعہ کی روشنی میں



از ترجمان اہلسنت

ابو الحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز کاموکے

مصنف کی دیگر کتب

☆ جشن میلاد النبی ﷺ
☆ آؤ میلاد منائیں
☆ اہلسنت کی پہچان
☆ اہل جنت اہل سنت
☆ دعا بعد نماز جنازہ
☆ مسلک اہل بیت
☆ اسلامی تربیتی نصاب
☆ مسئلہ رفع یدین
☆ خطبات رمضان
☆ محققانہ فیصلہ
☆ یہ مسائل ثابت ہیں
☆ خارجیت کے مختلف روپ
☆ حضرات مجددیہ اور وہابیت
☆ شرک کیا ہے؟
☆ قربانی
☆ اسلام اور ولایت
☆ پکارو یا رسول اللہ
☆ بدمذہب کے پیچھے نماز کا حکم
☆ حضور ﷺ مالک و مختار ہیں
☆ وہابیوں کا مروجہ جنازہ ثابت نہیں
☆ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور مسلک اہلسنت
☆ خلفائے راشدین اور مسلک اہلسنت
☆ طلاق ثلاثہ کی مخالفت کس دور میں ہوئی
☆ دروس القرآن فی شہر رمضان
☆ تحقیقی محاسبہ
☆ روائیداد مناظرہ گرجاکھ
☆ مسلک غوث اعظم اور مخالفین کا تعاقب
☆ مقدمہ مناظرہ گجرات مع تعاقب
☆ ہم رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟
☆ روائیداد مناظرہ اذان برقبر

کیا ہمارے لیے اللہ کافی نہیں؟ (اشتہار)

مسلکِ اہلبیت

کتبِ شیعہ کی روشنی میں

از ترجمان اہلسنت

ابوالحقائق علامہ مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی زید مجدہ

باہتمام

نعیم اللہ خان قادری

صفحات............80 قیمت............50 روپے

فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز کاموکے

فہرست مضامین

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا

مفتی غلام رسول قاسمی مدظلہ العالی

(سرگودھا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین. امابعد!

حضور پرنور، نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ نے نجات پانے والا گروہ صرف اہل سنت و جماعت کوقرار دیا ہے مثلاً ما انا علیہ واصحابی، وھی الجماعۃ۔ باقی تمام فرقوں کوناری اور جہنمی قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا: کلھم فی النار. (ابوداؤد ج۲ص ۲۷۵) جسے حضور اکرم ﷺ نے جہنمی قرار دیا ہو، اس کے ساتھ "کچھ لو اور کچھ دو" کی پالیسی پر عمل کرنا "جنت لو اور جہنم دو" کے مترادف ہے۔

- نبی کریم ﷺ انہیں جہنمی قرار دے چکے۔ (ترمذی ج۲ص۸۹)
- سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان پر لعنت بھیج چکے اللھم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال. (مصنف ابن ابی شیبہ ج۷ص۵۰۷)

❁ حضور سیدنا غوث اعظم قدس سرہ شیعہ کے بارے میں لکھ چکے تبا لهم الى آخر الدهر. اللہ انہیں ہمیشہ برباد کرے۔(غنیۃ الطالبین جزءاول ص ۹، المنسوب الیہ)

❁ سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ فرما چکے: تمام بدعتی فرقوں میں سب سے براوہ فرقہ ہے جو حضور اکرم ﷺ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ خود قرآن مجید میں ان کو کفار کے نام سے موسوم فرماتا ہے(مکتوبات، دفتر اوّل مکتوب ۵۴)

❁ امام اہل سنت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ ان کی تکفیر کر چکے۔(ردالرفضہ وغیرہ)

❁ تمام تر صوفیہ اور مشائخ ان کی تردید کرتے رہے اور بعض نے ان کے رد میں مستقل کتابیں لکھیں۔

نبی کریم ﷺ نے علماء کو اس فرقے کی تردید پر ابھارا اور فرمایا: اذا ظهر الفتن وسب اصحابی فليظهر العالم علمهٗ جب فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ(رضی اللہ عنہم) کو گالیاں دی جائیں تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے۔(الصواعق المحرقۃ ص ۳)

آج کل بعض پھرے ہوئے دماغ، دینی غیرت کے جنازے کو "لبرل ازم اور وسعت قلبی" قرار دے رہے ہیں جس سے گزشتہ پوری امت کی تضلیل و تفسیق اور تنگ نظری لازم آرہی ہے، علماء نے لکھا ہے کہ ایسا موقف کفر ہے جس سے امت کی تضلیل و تفسیق لازم آئے۔(الشفاج ۲ص ۲۴۷)

وہابیہ نے (بزعم خود) روافض کی تردید کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ سُنی، روافض کی تردید میں کوتاہ بلکہ ان کے ہم خیال ہیں۔

لہذا ہر جہت اور ہر لحاظ سے اہل سنّت پر لازم ہے کہ روافض کی تردید بالکل اسی طرح کریں جس طرح خوارج کی تردید کرتے ہیں، موٹے موٹے اور اہم فرقے تین ہیں،

خوارج ،روافض ،اور اہل سنت ،سنت نام ہے اس اعتدال کا جو خارجیت اور رافضیت کے درمیان ہے۔

اللہ کریم جل مجدہٗ ابوالحقائق حضرت علامہ غلام مرتضٰی ساقی مجددی صاحب مدظلہ کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے سُنی مذہب کی مکمل تائید روافض ہی کی کتب سے لفظ بہ لفظ ثابت کر دکھائی ہے۔ یہ سنیوں کی مختصر ترین پاکٹ بک ہے، جس میں سب کچھ رکھ دیا گیا ہے۔ فقیر نے آپ کی متعدد کتب کا مطالعہ کیا ہے مضبوط اور تحقیقی بات کرنے کے عادی ہیں اور دینی غیرت اور حمیت سے لبریز ہیں اور اسی چیز کی آج کل اہلسنّت کو ضرورت ہے۔

اللہکریم ﷻ حضرت کے علم وعمل میں مزید برکت پیدا فرمائے اور دینی خدمت کو شرف قبول سے نوازے۔ آمین

فقیر غلام رسول قاسمی

۱۴ ذوالحج ۱۴۳۰ھ۔ بمطابق ۲ دسمبر ۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقانیت اہلسنّت

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ تمام فرقے ہلاکت کے دھانے پر ہیں جبکہ نجات پانے والے لوگ صرف اور صرف اہلسنّت و جماعت ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو!

❁......شیعی پیشوا ابن بابویہ قمی حدیث نبوی نقل کرتے ہیں:

"ان امتی ستفترق علی اثنین وسبعین فرقة یهلک احدی وسبعون یتخلص فرقة قالوا یارسول الله ﷺ من تلک قال الجماعة الجماعة الجماعة"۔ (کتاب الخصال ج ۲ ص ۱۴۹، مطبوعہ ایران)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی اکہتر فرقے ہلاک (جہنمی) ہوں گے اور ایک جماعت نجات پائے (جنتی ہوگی) گی، صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! وہ فرقہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا "وہ جماعت ہے، جماعت ہے، جماعت ہے۔

❁......سیدنا امیر المؤمنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اسی بات کو اپنے خطبہ میں فرمایا:

سیهلک فی صنفان محب مفرط یذهب به الحب الی غیر الحق ومبغض مفرط یذهب به البغض الی غیر الحق، وخیر الناس فیّ حالاً النمط الاوسط والزموه والزموا السواد الاعظم فان یدالله علی الجماعة وایاکم والفرقة فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من الغنم للذئب الا من دعا الیٰ هذا الشعار فاقتلوه ولو کان تحت

عمامتی ھذہٖ۔(نہج البلاغہ ص ۳۶۵ خطبہ نمبر ۱۲۵)

عنقریب میرے متعلق دو گروہ ہلاک ہوں گے۔ایک محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا اسے غلو محبت حق کے خلاف لے جائے گا۔دوسرا گروہ وہ میرے بارے میں بغض وعناد میں حد سے بڑھنے والا کہ اس کا بغض اسے حق کے خلاف لے جائے گا۔اور میرے باب میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو اعتدال پر ہوں گے تو تم بھی درمیانی راہ کو لازم پکڑو،اور السواد الاعظم کے ساتھ رہو، بیشک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے،خبردار جماعت سے جدا نہ ہونا،پس جو جماعت سے الگ ہو جاتا ہے وہ شیطان کا شکار بن جاتا ہے جیسے گلّے سے جدا ہونے والی بکری بھیڑئے کا لقمہ بنتی ہے۔خبردار ہو جاؤ! جو ان باتوں کی طرف بلائے اسے قتل کر دو،خواہ وہ میرے عمامہ کے نیچے ہو۔

❁.... ارشاد نبوی ہے جو حب اہلبیت پر فوت ہوا وہ (اہل) سنت و جماعت پر فوت ہوا۔

(جامع الاخبار ص ۱۸۹،کشف الغمہ ج ۱ ص ۱۰۷)

❁.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

انا و اللہ اھل السنۃ و الجماعۃ (رسالہ تبراء ص ۱۵،مطبوعہ یوسفی دہلی)

اللہ کی قسم بلاشبہ ہم سب اہلسنّت و جماعت ہیں۔

❁.....شیعہ مذہب کی مستند کتاب "جامع الاخبار" میں ایک طویل حدیث قدسی نقل کی گئی ہے،اس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو اہلسنّت و جماعت کے لیے خوشخبری سنائی گئی کہ:

لیس علی من مات علی السنۃ و الجماعۃ عذاب القبر و لا شدۃ یوم القیامۃ یا محمد من احب الجماعۃ احبہ اللہ و الملائکۃ اجمعین ۔

(جامع الاخبار ص ۱۰۶ فصل سی و ششم فارسی)

ترجمہ: جو شخص مذہب اہلسنّت و جماعت پر مرے گا اسے نہ قبر میں عذاب ہوگا اور نہ روز قیامت کی سختی، اے محمد ﷺ جو اس جماعت سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس سے محبت کریں گے۔

❁......حضرت علی بصرہ میں ایک خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے اُٹھ کر آپ سے پوچھا ''اے امیر المؤمنین! اہل جماعت' اہل تفریق، اہل بدعت اور اہلسنّت کون کون ہیں؟'' آپ نے فرمایا تیرا برا ہو، اچھا اگر تو دریافت کر ہی بیٹھا ہے تو سن! لیکن میرے بعد کسی دوسرے سے نہ پوچھنا، آپ نے فرمایا ''اہل (سنت و) جماعت میں اور میرے متبعین ہیں، اگر چہ وہ تھوڑے ہی ہوں اور یہ حق اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے امر سے ہے، اہل تفریق میرے اور میرے متبعین کے مخالف ہیں اگر چہ ان کی کثرت ہی ہو اور اہلسنّت تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ان طریقوں کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں جو ان کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔

(احتجاج طبرسی ج ا ص ۳۹۵، ۳۹۴، ص ۹۰ مطبوعہ نجف اشرف)

اصلی کلمہ

شیعہ حضرات عام طور پر جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ اہل بیت سے قطعاً ثابت نہیں، جبکہ

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ مجھے حدود ایمان بتائیں تو آپ نے فرمایا:

شهادة ان لااله الا الله وان محمدا رسول الله والا قرار بما جآء به من

عند الله وصلوة الخمس واداء الزكوٰة وصوم شهر رمضان وحج البيت.

(اصول کافی ج ۲ ص ۱۸، الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۳۰ و مثلہٗ ص ۴۶ و فی ج ۲ ص ۵۴)

یعنی یہ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، آپ جو کچھ اللہ کی طرف سے لائے اس کا اقرار کرنا، پانچ نمازیں پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج ادا کرنا۔

۞...... حضرت امام جعفر صادق ؓ نے فرمایا:

''جو شخص نمازوں کی حفاظت کرتا ہے اس کے انتقال کے وقت ملک الموت اس سے شیطان کو دفع کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اسے یہ کلمہ تلقین کرتا ہے لا الــــه الا الله وان محمد ارسول الله۔ (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۸۲، فی غسل المیت)

۞...... آپ نے مزید فرمایا کہ موت کے وقت شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ دین کے متعلق شکوک پیدا کرے، لہٰذا تم فوت ہونے والے کو یہ کلمہ تلقین کرو!

اشهد ان لا اله الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله (من لا یحضرہ الفقیہ ج ۳ ص ۷۹)

۞...... حضرت امام ابو جعفر محمد باقر ؓ نے فرمایا:

''جس نے اشهد ان لا اله الاالله وحده لا شريك له واشهد ان محـمـداعبده ورسولـه، کہا اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھتا ہے''۔ (الشافی ترجمہ اصول کافی ج ۲ ص ۵۱۱)

۞...... حضرت سیدنا علی المرتضیٰ ؓ تبلیغ کے لیے تشریف لے گئے تو لوگوں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا ایلچی ہوں، آپ کے لیے دو ہی باتیں ہیں یا تو کہہ دو لا الـه الا الـلـه وحـده لا شـريـك له وان محمدا عبده

ورسولہ یا میں تمہیں تلوار سے سیدھا کردوں گا"۔(ارشاد مفید ص ۶۰)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اے اللہ کریم! اگر تو نے مجھے دوزخ میں جانے کا حکم دیا تو میں اہل دوزخ کو یہ ضرور بتاؤں گا کہ میں کلمہ شریف **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھتا تھا"۔

(حلیۃ الابرار ج ۲ ص ۱۴۱، باب سوم)

❁......حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے حضرت حمزہ، حضرت جعفر طیار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ مجھے اسلام میں داخل کرنے کے لیے کیا پڑھائیں گے تو تینوں نے فرمایا کہ تجھے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھائیں گے، جب میں آپ کی بارگاہ میں گیا تو آپ نے یہی کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھایا۔

(فروع کافی ج ۸ ص ۲۹۸، کتاب الروضہ، حیات القلوب ج ۲ ص ۱۱۳۲، باب ششم)

❁......حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے عرش پر لکھا دیکھا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق**۔(احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۳۶۵)

❁......ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا "اگر صلح صفائی کے طور پر تو آیا ہے تو میں ہاتھ روک لیتا ہوں اور اگر جنگ کے ارادے سے آیا ہے تو میں ابھی تیرا کام تمام کئے دیتا ہوں" عمر کہنے لگے میں مسلمان ہو گیا ہوں، آپ نے فرمایا **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھو جب عمر نے کلمہ پڑھا تو حضور ﷺ نے تکبیر کہی، صحابہ کرام نے انتہائی خوشی اور مسرت میں آ کر اتنے زور سے تکبیر کہی کہ قریش کی مجلسوں تک اس کی آواز سنائی دی۔(تاریخ روضۃ الصفاء ج ۲ ص ۲۸۴)

فائدہ:اصلی کلمہ کے مزید دلائل: مجالس المؤمنین ج۱ص۲۰ ،ج۲ص۲۰۸،توضیح المسائل ص۲۲،کشف الغمہ ج۱ص۲۹۵،حیات القلوب ج۳ص۱۰۴، ج۲ص ۲۴۷، ۱۳۱، ۱۲۹، ۱۸۲،من لا یحضرہ الفقیہ ج۱ص۱۱۱،تذکرۃ الائمہ،ص۹،۱۱،الشافی ج۲ص۳۳،۳۴،۳۵،۳۷،۴۳،۵۰)

وضوء کا طریقہ اور وضو میں پاؤں دھونا

اہل تشیع وضو میں پاؤں کا مسح کرتے ہیں جبکہ یہ اہل بیت کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو!

❁......حضرت زید بن علی اپنے آباؤ اجداد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ﷛ نے فرمایا"میں ایک دفعہ بیٹھا وضو کر رہا تھا کہ اتنے میں حضور ﷺ تشریف لائے ابھی میں نے وضو شروع ہی کیا تھا تو آپ نے فرمایا! کلی کرو اور ناک میں پانی ڈال کر صاف کرو، پھر میں نے تین مرتبہ منہ دھویا اس پر آپ نے فرمایا: دو دفعہ ہی کافی تھا پھر میں نے اپنے دونوں بازو دھوئے اور اپنے سر کا دو مرتبہ مسح کیا، آپ نے فرمایا ایک دفعہ ہی کافی تھا۔ پھر میں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے، آپ نے فرمایا! اے علی انگلیوں کے درمیاں خلال کرو، اللہ تمہیں آگ کے خلال سے بچائے"

(الاستبصار ج۱ص ۶۵، تہذیب الاحکام ج۱ص ۹۳)

❁......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو وضو کرایا تو" غسلت رجلیہ" انہوں نے حضور ﷺ کے پاؤں دھوئے۔ (امالی لابی جعفر الطوسی ج۱ص ۳۸)

❁......ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ﷛ نے فرمایا: اگر بھول کر منہ دھونے سے قبل اپنے بازو دھو لے تو منہ کو دھو پھر اس کے بعد بازوؤں کو دھو پھر اگر بھول کر دونوں بازوؤں میں سے بایاں بازو پہلے دھو بیٹھو تو پھر بھی دایاں بازو دھو، اور اس کے بعد بایاں پھر سے دھو، اور اگر بھول سے سر کا مسح کرنے سے پہلے تو نے پاؤں

دھو لیے تو پہلے مسح کر پھر پاؤں کو دوبارہ دھوو۔

(تہذیب الاحکام ج اص ۹۹، الاستبصار ج اص ۷۴)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے عمار بن موسیٰ نے ایسے شخص کے متعلق روایت کی کہ جس نے وضو مکمل کیا لیکن پاؤں نہ دھوئے، پھر پانی میں دونوں پاؤں کو اس نے اچھی طرح ڈبویا (تو کیا اس کا وضو مکمل ہو گیا یا پاؤں دھونے کی ضرورت ہے؟) فرمایا "اس کا پاؤں کو پانی میں ڈبونا دھونے کا بدلہ بن گیا۔ (تہذیب الاحکام ج اص ٦٦)

اذان

شیعہ حضرات کی موجودہ اذان اہل بیت کی اذان کے خلاف ہے ملاحظہ ہو!

❁......جناب موسیٰ بن جعفر اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اذان کی تفسیر میں حدیث بیان کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

اللہ اکبر (چار مرتبہ) اشھدان لاالہ الا اللہ (دو مرتبہ) اشھدان محمد ارسول اللہ (دو مرتبہ) حی علی الصلوٰۃ (دو مرتبہ) حی علی الفلاح۔ (دو مرتبہ) اللہ اکبر (دو مرتبہ) لاالہ الا اللہ (ایک مرتبہ)

ملاحظہ ہو! (وسائل الشیعہ ج ۴ ص ۶۴۷، من لا یحضرہ الفقیہ ج اص ۱۸۸)

❁......شیعہ مصنف نے لکھا ہے: صحیح اور کامل اذان وہی ہے جو حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے اسی کتاب میں روایت کی گئی ہے، نہ اس میں زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ ان الفاظ سے کم، جو اس میں مذکور ہوئے۔ "مفوّضہ" نامی گروہ پر اللہ کی لعنت ہو انہوں نے بہت سی من گھڑت باتیں بنائیں اور ان من گھڑت باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے

کہ انہوں نے اذان میں ''محمد و اله خير البريه '' کے الفاظ بڑھا دیئے۔ انہی کی کچھ دوسری من گھڑت روایات میں یہ بھی ہے کہ اشهد ان محمدا رسول الله کے الفاظ کے دومرتبہ مؤذن یہ بھی کہے ''اشهد ان عليا ولى الله'' ان میں سے ہی بعض نے مذکورہ الفاظ کی جگہ یہ الفاظ کہنے کو لکھا ''اشهد ان عليا امير المؤمنين حقا'' یہ باتیں حقائق مبنی ہیں کہ حضرت علی ''ولی اللہ'' ہیں، آپ ''امیرالمؤمنین'' بالحق ہیں اور حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل ''خير البريه'' ہیں لیکن اس حقیقت کے ہوتے ہوئے یہ الفاظ ہرگز ہرگز اذان میں داخل نہیں ہیں''۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج۱ص۹۳، ج۱ص۱۸۸)

اوقاتِ نماز

شیعہ حضرات کے اوقات نماز اہل بیت کے اوقات کے خلاف ہیں۔ دیکھئے!

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے معاویہ بن وہب روایت کرتا ہے کہ آپ نے فرمایا ''جبرئیل علیہ السلام ایک دن حضور ﷺ کے پاس نماز کے اوقات لے کر حاضر ہوئے۔ جب زوال شمس ہوا تو آ کر کہا ''حضور! نماز ظہر ادا کیجیئے'' آپ نے ظہر ادا فرمائی پھر جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل بڑھ گیا تو جبرئیل دوبارہ آئے اور آپ سے نماز عصر پڑھنے کو کہا آپ نے عصر ادا فرمائی، پھر غروب آفتاب کے بعد حاضر ہوکر آپ سے نماز مغرب ادا کرنے کو کہا، آپ نے مغرب ادا فرمائی، پھر شفق ختم ہونے پر حاضر ہو کر نماز عشاء پڑھنے کو کہا، آپ نے نماز عشاء ادا فرمائی، پھر صبح صادق ہونے پر حاضر ہوئے اور نماز فجر پڑھنے کو کہا، آپ نے وہ بھی ادا فرمائی پھر جبرئیل دوسرے دن آئے اور اس وقت ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا، جبرئیل نے آپ کو نماز ظہر ادا کرنے کو کہا

آپ نے نماز ادا فرمائی، پھر دو مثل سایہ پڑنے پر حاضر ہو کر آپ کو نماز عصر پڑھنے کو کہا آپ نے اس وقت عصر ادا فرمائی۔ (وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۱۱۵)

❁......حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا "جب تیرا سایہ تیری ایک مثل ہو جائے تو ظہر پڑھ اور جب تیرا سایہ تیری دو مثل ہو جائے پھر نماز عصر ادا کر۔

(فقہ امام جعفر صادق ج ا ص ۱۳۵)

❁......ابراہیم کرخی کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم سے پوچھا حضور! ظہر کا وقت کب شروع ہوتا ہے؟ فرمانے لگے جب زوال شمس ہو جائے، میں نے پھر پوچھا کہ اس کا آخری وقت کیا ہے؟ فرمانے لگے "جب سورج کو ڈھلے ہوئے اتنا وقت ہو جائے کہ چار قدم سایہ لمبا ہو جائے' ظہر کا وقت دوسری نمازوں کی طرح لمبا چوڑا نہیں ہوتا"۔ میں نے پوچھا وقت عصر کب شروع ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا ظہر کا آخری وقت عصر کا ابتدائی وقت ہے۔ (تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۶)

❁......حضرت امام جعفر صادق ؑ فرماتے ہیں "جس نے مغرب کی نماز افضلیت حاصل کرنے کی غرض سے مؤخر کر کے (لیٹ) پڑھی وہ ملعون ہے، وہ ملعون ہے"۔ (وسائل الشیعہ ج ۳ ص ۱۳۷)

نماز میں التحیات پڑھنا

اہل تشیع نماز میں بحالت قعدہ "التحیات للہ والصلوات والطیبات" کو درست نہیں مانتے جبکہ اہل بیت پاک ؑ اس کے قائل و عامل رہے ہیں۔

❁......حضرت امام جعفر صادق ؑ سے "التحیات للہ والصلوات والطیبات" کے

متعلق پوچھا گیا کہ یہ کلمات کیسے ہیں؟ فرمایا ''یہ دعاؤں میں سے دعا ہے اوران کی ادئیگی کے ذریعے بندہ اپنے پروردگار کی بے پایاں عنایات اورخوشنودیوں کا طالب ہوتا ہے''۔(الاستبصار ا/۲۴۲)

❁......حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے زرارہ کو فرمایا کہ تشہد کے دوران یہ کلمات پڑھو: بسم اللہ وباللہ والحمد للہ والا سمآء الحسنیٰ کلھا للہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون التحیات للہ والصلوات والطیبات الطاھرات......الخ

(من لایحضرہ الفقیہ ج ا ص ۲۰۹)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کلمہ شہادت کے بعد التحیات للہ والصلوات......الخ کی تلقین فرمائی اور بار بار پوچھنے کے باوجود یہی الفاظ دہراتے تھے۔(رجال کشی ج ا ص ۳۷۹)

نماز جنازہ کی تکبیریں

اہل تشیع کے نزدیک پانچ تکبیریں نماز جنازہ میں ضروری ہیں جبکہ اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کے خلاف ہیں۔ ملاحظہ ہو!

❁......امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نماز جنازہ کی تکبیروں کی تعداد مقرر ہے یا نہیں؟ تو آپ نے فرمایا ''نہیں، رسول اللہ ﷺ نے گیارہ، نو، سات، پانچ، چھ اور چار تکبیریں کہیں'' (تہذیب الاحکام ج ۳ ص ۳۱۶)

❁......حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دادا حضرت علی رضی اللہ عنہ جنازہ پڑھتے وقت پانچ اور چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ (قرب الاسناد ج۲ص۲۰۹)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پہلے نبی کریم ﷺ جنازہ پر پانچ تکبیریں کہتے تھے پھر جب اللہ تعالیٰ نے ان کو منافقین پر نماز جنازہ ادا کرنے سے منع فرمایا تو آپ جنازہ پر چار تکبیریں کہتے تھے۔

(فروع کافی ج۱ص۹۵،تہذیب الاحکام ص۱۷۷،العلل والشرائع ص۳۰۳)

معلوم ہوا کہ باقی تکبیریں منسوخ ہیں،لہٰذا جنازہ میں صرف چار تکبیریں کہنی چاہییں

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نماز جنازہ میں صرف تکبیر اولیٰ (پہلی تکبیر) کے وقت ہاتھوں کو اُٹھایا کرتے تھے پھر اس کے بعد نہیں اُٹھاتے تھے۔ (وسائل الشیعہ ج۲ص۷۸۶)

❁......حضور ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو اس میں صرف چار تکبیریں کہی تھیں

(ناسخ التواریخ ج۳ص۲۵۴)

نماز تراویح

اہل تشیع نماز تراویح کے خلاف ہیں اور اسے فاروقی بدعت قرار دیتے ہیں جبکہ اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم نماز تراویح کے قائل اور اس پر عامل رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو! لکھا ہے:

❁......بہت سے راویوں نے روایت کی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رمضان المبارک کی ایک رات حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں گھر سے باہر تشریف فرما ہوئے،آپ نے دیکھا کہ مسجد میں چراغ جل رہے ہیں اور مسلمان باجماعت نماز (

تراویح) میں مشغول ہیں، یہ دیکھ کر آپ نے دعا فرمائی "اے اللہ! عمر بن الخطاب کی قبر کو منور فرما جس طرح اس نے ہماری مسجدوں کو منور کر دیا"۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۹۸ لابن ابی حدید)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں ہر رات نوافل کی کثرت فرماتے تھے اور روزانہ معمول کے سوا بیس رکعت نوافل کا اضافہ کرتے اور دوسروں کو بھی حکم دیتے تھے۔(تہذیب الاحکام ص ۱۳۰، الاستبصار ج ۱ ص ۴۶۲ طبع ایران، ج ۱ ص ۲۳۱ طبع نولکشور، من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ ص ۸۸، فروع کافی ج ۴ ص ۱۵۴)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

حضور اکرم ﷺ رمضان مہینہ میں اپنی نماز کو بڑھا دیتے تھے، عشاء کی نماز کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوتے لوگ پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے، اسی طرح کچھ وقفہ کیا جاتا پھر اسی طرح حضور علیہ الصلوۃ والسلام لوگوں کو نماز (تراویح) پڑھاتے۔

(فروع کافی ج ۱ ص ۳۹۶ طبع نولکشور، ج ۴ ص ۱۵۴ طبع ایران)

عظمتِ صحابہ کرام

❁......مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضور اقدس ﷺ کے صحابہ کو میں نے دیکھا ہے۔ تم میں سے کسی کو بھی ان کے مشابہ نہیں پاتا، وہ تمام شب مسجدوں اور نماز میں گزرتے، صبح کو اس حالت میں ہوتے کہ ان کے بال پریشان اور غبار آلود ہوتے، ان کا آرام وسکون پیشانیوں اور رخساروں پر طویل سجدوں سے ہوتا تھا۔ وہ اپنی عاقبت کی یاد سے دہکتے کوئلے کے مانند بھڑک اٹھتے

تھے، کثرت سجود اور طول سجدہ کی وجہ سے ان کے ماتھے دنبوں کے گھٹنوں کی طرح ہو گئے تھے، اللہ کا نام جب ان کے سامنے لیا جاتا تو وہ اشک بار ہو جاتے، آنسو بہہ پڑتے، ان کے گریبان بھیگ جاتے، اور عذاب الٰہی کے خوف اور ثواب کی امید میں اس طرح کانپتے جس طرح سخت آندھی میں درخت کانپتا ہے۔

(نہج البلاغہ ص ۳۵۵ (مترجم) خطبہ نمبر ۹۶، نیرنگ فصاحت ص ۱۰۵)

❁......مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ میں السابقون الاولون صحابہ کی شان یوں بیان کی:

فاز اھل السبق بسبقتھم وذھب المھاجرون الاولون بفضلھم۔

(نہج البلاغہ، خطبہ نمبر ۱۷، نیرنگ فصاحت ص)

ترجمہ: (اسلام اور اعمال صالحہ میں) سبقت کرنے والے اپنی سبقت کے ساتھ فائز المرام ہوئے اور مہاجرین اولین اپنے فضل وکمال کے ساتھ گذر چکے۔

❁......حضرت اسد اللہ الغالب، امام المشارق والمغارب علی رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی مقدس ہستیوں کو اپنے ایک اور خطبہ میں یوں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ متقی پرہیز گار وہی لوگ تھے جو دنیا وآخرت کی نعمتیں سمیٹ کر گزر چکے ہیں۔ وہ لوگ اہل دنیا کے ساتھ ان کی دنیا میں شریک ہوئے، لیکن اہل دنیا ان کی آخرت میں ان کے ساتھ شریک نہ ہو سکے، وہ مقدس ہستیاں دنیا میں یوں سکونت پذیر رہیں جیسے رہنے کا حق تھا۔ اور دنیا کی نعمتوں سے انہوں نے کھایا جیسا حق تھا، اور دنیا کی ہر اس نعمت سے ان ہستیوں نے حصہ پایا، جس سے دنیا کے بڑے بڑے متکبرین نے حصہ پایا، اور دنیوی مال ودولت، جاہ وحشمت جس قدر بڑے بڑے

جابرین متکبرین نے لیا، اسی قدر انہوں نے بھی لیا، پھر یہ ہستیاں صرف زاد آخرت لے کر، اور آخرت میں نفع بخش تجارت کو ہمراہ رکھ کر دنیا سے بے رغبت ہو گئیں۔ یہ لوگ دنیا کی بے رغبتی کی لذت کو اپنی دنیا میں حاصل کر چکے تھے کہ کل اللہ سے آخرت میں ملنے والے ہیں، یہ وہ حضرات تھے جن کی کوئی دعا نامنظور نہیں ہوتی تھی، اور ان کی آخرت کا حصہ دنیوی لذتوں کی وجہ سے کم نہیں ہوگا۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۷)

❁...... آپ نے مزید فرمایا: میں تمہیں اصحاب رسول ﷺ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ انہوں نے آپ کے بعد کوئی کام خلاف اسلام نہیں کیا اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو دوست بنایا اور نہ پناہ دی، رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے متعلق یہی وصیت فرمائی ہے۔ (الامالی ج ۲ ص ۳۶ لابی جعفر الطوسی)

❁...... یہ بات بحار الانوار ج ۲۲ ص ۲۰۶ پر بھی موجود ہے۔

❁...... حضرت امام حسن عسکری فرماتے ہیں "اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اصحاب محمد کو دیگر انبیاء علیہم السلام کے اصحاب پر ویسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسی محمد ﷺ کو تمام رسولوں پر"۔ (آثار حیدری ترجمہ تفسیر حسن عسکری ص ۲۷)

❁...... حضور ﷺ نے فرمایا "جس نے مجھے گالی دی اسے قتل کرو اور جس نے میرے کسی صحابی کو گالی دی وہ کافر ہو گیا"۔ (جامع الاخبار ص ۱۸۳ فصل ۱۲۵)

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اگر کسی امر میں میری حدیث موجود نہ ہو تو پھر جو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم فیصلہ دیں وہی مانو، کیونکہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ستاروں کی مانند ہیں جس کی بھی پیروی کر لو گے ہدایت پا لو گے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے"۔

(بحار الانوار ج ۲۲ ص ۳۰۷، معانی الاخبار ص ۱۵۶، انوار نعمانیہ ج اص ۱۰۰، عیون الاخبار ج ۲ ص ۸۵، احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۱۰۵)

❁...... حضور ﷺ نے فرمایا "میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری ڈھال ہیں، ان کے عیب چھپاؤ اور خوبی بیان کرو"۔ (بحار الانوار ج ۲۲ ص ۳۱۲، امالی ص ۶۰ الابی جعفر طوسی)

❁...... جس نے مجھے گالی دی وہ بھی کافر ہے اور جس نے میرے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو گالی وہ بھی کافر ہے اور جو انہیں گالی دے اسے کوڑے لگاؤ۔ (جامع الاخبار ص ۱۸۲ فصل ۱۲۵)

❁...... حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه۔

ترجمہ: مہاجرین وانصار میں سے سبقت کرنے والے اور ان لوگوں سے جنہوں نے نیکی میں ان کی پیروی کی، خدا راضی ہوا اور وہ خدا سے راضی ہوئے۔ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے درجہ ایمان کے مطابق ان لوگوں کا پہلے ذکر کیا جنہوں نے پہلے ہجرت کی تھی۔ پھر دوسرے درجہ میں انصار کا ذکر کیا، جنہوں نے مہاجرین کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی تھی، پھر تیسرے درجہ میں ان تابعین کا نیکی کے ساتھ ذکر فرمایا، غرض ہر گروہ کو اس درجہ اور منزلت میں قرار دیا جو ان کے لیے اس کے نزدیک ہے۔ (حیات القلوب اردو ج ۲ ص ۹۱۵ مطبوعہ لاہور)

❁...... نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین وانصار کے لیے یہ دعا فرمائی:

لاعيش الآ عيش الاخرة اللهم ارحم الانصار والمهاجرة ۔

(مناقب آل ابی طالب ج اص ۱۸۵، مطبوعہ ایران)

نہیں بہتر زندگی مگر آخرت کی زندگی، اے اللہ! انصار اور مہاجرین پر رحم فرما۔

❁.....اب حضرت علی المرتضیٰ ﷺ کا ایک اور خطبہ درج کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے صحابہ کبار علیہم الرضوان کی تعریف وتوصیف بیان فرمائی ہے اور اس خطبہ کا ترجمہ شیعی مترجم ذاکر حسین کے الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

این اخوانی الذین رکبو الطریق ومضوا علی الحق این عمار واین ابن النهیان واین ذوالشهادتین واین نظرآء هم من اخوانهم الذین تعاقدوا علی المنیة وابرد برء و سهم الی الفجرة قال ثم ضرب یده علی لحیته الشریفة الکریمة فاطال البکاء ثم قال علیه السلام اَوّهٔ علی اخوانی الذین قرؤا القراٰن فاحکموه وتدبروا الفرض فاقاموه احیوا السنّة واما توا البدعة اذادعوا للجهاد فاجابوا ووثقوا بالقدائد فاتّبعوه۔ (نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۱۸۱)

کہاں ہیں وہ میرے بھائی جو راہ خدا میں سوار ہوئے تھے۔ اور اسی اعتقاد حقہ پر گزر گئے، کہاں ہے عمار، کدھر ہے ابن النھیان، کس طرف ہے ذوالشہادتین، کہاں ہیں ان کی مثالیں اور کس طرف ہیں ان کے دینی بھائی جو خدا کی راہ میں مرنے کی قسمیں کھائے ہوئے تھے۔ اور جن کے سر فاسق وفاجر شامیوں کی طرف بھیجے گئے، راوی کہتا ہے۔ کہ یہ فرما کر حضرت (علی) نے ریش مبارک پر ہاتھ پھیرا، بہت دیر تک روتے رہے، پھر فرمایا آہ! وہ میرے دینی بھائی جو قرآن کی تلاوت کرتے تھے، وہ امور واجبات میں تفکر سے کام لیتے ہوئے انہیں قائم کرتے تھے، وہ سنت پیغمبر کو جلاتے تھے، وہ بدعتوں کو دور کرتے تھے، جب انہیں جہاد کی طرف بلایا جاتا تھا، تو نہایت خوشی سے قبول

کرتے تھے، اپنے پیشوا پر بھروسہ رکھتے تھے اس کے اوامر و نہی کی اطاعت کرتے تھے۔

● اسی طرح کا مضمون نیرنگ فصاحت ص ۱۳۵ پر بھی موجود ہے۔

امامت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ برحق ہے

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت کے انکار میں آج کل بہت شور وغل کیا جاتا ہے جبکہ خود سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ''امامت صدیق'' کے برحق ہونے کا عملی ثبوت پیش کردیا ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ باجماعت نماز میں مقتدی امام کی اقتداء میں نماز کے افعال سرانجام دیتا ہے اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے تو بالکل وہی افعال سرانجام دیتے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ادا کرتے تھے تو گویا وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت کو برحق سمجھتے تھے۔

● سیدنا حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ باجماعت نماز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا فرماتے تھے۔ (احتجاج طبری ج۱ ص۲۳۲، مرآۃ العقول شرح اصول کافی ص۳۸۸، تلخیص الشافی ج۲ ص۱۵۸، حملہ حیدری ج۱ ص۲۷۵، تفسیر قمی ج۲ ص۱۵۸، جلاء العیون ص۱۵۰)

حضرت ابوبکر ''صدیق'' ہیں

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صدیق ہونا ایک ناقابل انکار حقیقت ہے مثلاً:

● حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرش پر لکھا دیکھا ''لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر صدیق'' ملاحظہ ہو!۔ (احتجاج طبری ۸۳)

● حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے بعد اللہ تمہیں بہتر شخص ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر جمع فرمادے گا''

(تلخیص الشافی ج۲ص۳۷۲)

※……امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الغار قال لفلان کانی انظر الی سفینۃ جعفر فی اصحابہ یقوم فی البحر وانظر الی الانصار محتسبین فی افنیتھم فقال فلان تراھم یا رسول اللہ قال نعم قال فأرانیھم فمسح علی عینیہ فراھم فقال لہ رسول اللہ انت الصدیق۔ (تفسیر قمی ج۲ص۲۹۰مطبوعہ ایران، بحارالانوار ج۱۹ص۸۱)

جب رسول اللہ ﷺ (ہجرت کی رات) غار میں تھے۔تو آپ نے فلاں کو (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو) فرمایا کہ میں حضرت جعفر طیار (رضی اللہ عنہ) اوران کے ساتھیوں کو اس کشتی میں بیٹھے دیکھ رہا ہوں جو کہ دریا میں کھڑی ہے۔نیز فرمایا میں انصار کو بھی اپنے گھروں کے صحنوں میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔یہ سن کر حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے تعجب سے عرض کیا کہ آپ واقعی دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا ہاں! تو عرض کی مجھے بھی دکھلا دیجئے۔تو آپ نے ابوبکر کی آنکھوں پر ہاتھ مبارک پھیرا تو انہوں نے بھی دیکھ لیا۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا تو صدیق ہے۔

※……حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ان الجنۃ تشتاق الی ثلاثۃ قال فجآء ابوبکر فقیل لہ یاابابکر انت الصدیق وانت ثانی اثنین اذھما فی الغار۔ (رجال کشی ص۳۲مطبوعہ کربلا)

شک جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے فرماتے ہیں کہ اتنے میں حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) آئے تو انہیں فرمایا گیا اے ابوبکر تم صدیق ہو، اور غار میں دو کے دوسرے ہو۔

❁......حضرت عبداللہ نے کہا کہ میں نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تلواروں کو زیور لگانا جائز ہے؟ تو آپ نے فرمایا "اس میں کوئی مضائقہ نہیں جبکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار پر زیور لگایا ہے"۔ میں عرض کیا کہ آپ بھی ان کو صدیق کہتے ہیں، اس پر امام عالی مقام غصہ میں آ گئے اور قبلہ شریف کی طرف رخ انور کر کے فرمایا "ہاں" وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، جو ان کو صدیق نہیں کہتا اللہ اس کے قول کو نہ دنیا میں سچا کرے، نہ آخرت میں"۔ (کشف الغمہ ص ۲۸)

معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو "صدیق" نہ ماننے والے دنیا و آخرت میں جھوٹے ہیں اور اہلبیت کو ناراض کرنے والے بھی۔ العیاذ باللہ!

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "میں دو طرح سے صدیق اکبر کی اولاد میں شامل ہوں"۔ (احقاق الحق ص ۷)

معلوم ہوا کہ تمام اہلبیت کرام آپ کو "صدیق اکبر" مانتے ہیں۔

خلفاء راشدین کی خلافت برحق ہے

صرف سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی نہیں بلکہ چاروں خلفاء برحق ہیں۔ چنانچہ

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "تمام لوگوں میں اس خلافت کا اہل وہ ہے جو اس کے نظم ونسق کو برقرار رکھنے کی سب سے زیادہ قوت وصلاحیت رکھتا ہو اور اس کے بارے میں اللہ کے احکام سب سے زیادہ جانتا ہو۔ (نہج البلاغہ حصہ اوّل خطبہ نمبر ۱۷۲)

❁......ایک اور مقام پر فرمایا:

جن لوگوں نے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان ﷺ کی بیعت کی تھی، انہوں نے میرے ہاتھ پر اسی اصول کے مطابق بیعت کی، جس اصول پر وہ ان کی بیعت کر چکے تھے اور اس کی بناء پر جو حاضر ہے، اسے نظر ثانی کا حق نہیں اور جو بروقت موجود نہ ہوا سے رد کرنے کا اختیار نہیں اور شوریٰ کا حق صرف مہاجرین وانصار کو ہے وہ اگر کسی پر اتفاق کریں اور اسے خلیفہ سمجھ لیں تو اسی میں اللہ کی رضا وخوشنودی سمجھی جائے گی۔ اب جو کوئی اس شخصیت پر اعتراض یا نیا نظریہ اختیار کرتا ہوا الگ ہو جائے تو اسے وہ سب اسی طرف واپس لائیں گے جدھر سے وہ منحرف ہوا ہے اور اگر اس سے انکار کرے تو اس سے لڑیں کیونکہ وہ مومنوں سے ہٹ کر دوسری راہ پر ہولیا ہے اور جدھر وہ پھر گیا ہے اللہ تعالیٰ بھی اسے ادھر ہی پھیر دے گا۔ (نہج البلاغہ حصہ دوم مکتوب نمبر ٦)

❁......حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میرے بعد خلافت تیس سال ہوگی"، کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو سال تین ماہ اور آٹھ دن اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دس سال چھ ماہ اور چار راتیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے گیارہ سال گیارہ ماہ اور تیرہ دن، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چار سال ایک دن کم سات ماہ اور حضرت امام حسن نے آٹھ ماہ اور دس دن خلافت کی، یہ مدت تیس سال ہوئی۔ (مروج الذہب ج ۲ ص ۴۲۹، احقاق حق ۲۶۵)

مقصد یہ ہے کہ ان حضرات کا دور خلافت برحق ہے۔

خلیفہ اوّل بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے کمالات وفضائل میں سب سے ممتاز ومنفرد اور یکتا ہونے کی بناء پر بلا فصل خلیفہ رسول ہونے کا اعزاز حاصل کیا، مثلاً

❁......نبی علیہ السلام صحابہ کرام کے مجمع میں اکثر فرمایا کرتے کہ ابو بکر صدیق نماز اور روزہ کی بنا پر سبقت نہیں لے گئے بلکہ سبقت کی وجہ وہ محبت ہے جو ان کے سینے میں جمی ہوئی تھی۔ (مجالس المؤمنین ج۱ص ۲۰۶)

❁......حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرش پر لکھا دیکھا لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر صدیق۔ (احتجاج طبرسی ج۱ص ۳۶۵)

❁......غار ثور میں حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر ''صدیق'' کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو انہیں بھی جعفر طیار کی کشتی اور انصار نظر آ گئے، اس کے بعد آپ نے فرمایا ''تو صدیق ہے''۔ (تفسیر قمی ج۱ص ۳۱۷، بحار الانوار ج۱۹ص ۸۱)

❁......بے شک ہم ابو بکر صدیق کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار جانتے ہیں کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے یار غار ہیں اور نماز میں حضور کے ساتھ دوسرے تھے اور بے شک ہم آپ کی بزرگی مانتے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں امامت نماز کا حکم دیا تھا۔ (شرح نہج البلاغہ ج۱ص ۲۹۳، جزء ۶ لابن ابی حدید)

❁......سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قال امیر المؤمنین علیہ السلام بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المسجد والناس مجتمعون بصوت عال الذین

كفروا وصدوا عن سبيل الله اضل اعمالهم فقال له ابن عباس يا ابا الحسن لم قلت ما قلت قال قرأت شيئا من القراٰن قال لقد قلته لامر قال نعم ان الله يقول فی كتابه وما اٰتاكم الرسول فخذوه ومانهاكم عنه فانتهوا فاشهدوا على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه استخلف ابابكر ۔ (تفسیر صافی ج ۲ ص ۵۶۱، ۵۶۲ مطبوعہ ایران، تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۰۱ مطبوعہ ایران)

امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد مسجد میں لوگوں کے بھرے اجتماع میں بلند آواز سے الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم پڑھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا اے ابوالحسن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ! جو کچھ آپ نے پڑھا اس پڑھنے کا کیا مقصد ہے، تو مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں نے قرآن مجید سے آیت پڑھی ہے۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پھر عرض کیا آپ کے پڑھنے کی کوئی نہ کوئی غرض اور غائت ہے۔ تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے، اور جو تم کو رسول اللہ دیں ﷺ لے لیا کرو، اور جس سے منع فرمائیں رک جایا کرو۔ تو تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گواہ ہو جاؤ کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کو اپنا خلیفہ بنایا۔

❁ ...... ایک اور روایت میں واضح موجود ہے کہ:

ثم قام وتهياء للصلوٰة وحضر المسجد وصلى خلف ابی بكر ۔

(تفسیر قمی ج ۲ ص ۵۰۳، احتجاج طبرسی ج ۱ ص ۱۲۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اُٹھے اور نماز کی تیاری کر کے مسجد میں آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

جلاء العیون کا اردو ترجمہ جو شیعہ حضرات کا مترجم ہے کی عبارت ملاحظہ ہو! لکھا ہے جناب امیر (علیہ السلام) نے وضو کیا، اور مسجد میں تشریف لائے خالد بن ولید بھی پہلو میں آ کھڑا ہوا، اس وقت ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے۔ (جلاء العیون اردو ج اص ۲۱۳ مطبوعہ لاہور)

❁......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ہر ذلیل میرے نزدیک باعزت ہے جب تک اس کا دوسرے سے حق نہ لے لوں اور قوی میرے لیے کمزور ہے یہاں تک کہ میں مستحق کا حق اس سے دلا نہ دوں ہم اللہ کی قضاء پر راضی ہوئے اور اس کے امر کو اسی کے سپرد کیا، اے پوچھنے والے! تو سمجھتا ہے کہ نبی پاک ﷺ پر بہتان باندھوں گا، خدا کی قسم! میں نے ہی سب سے پہلے آپ کی تصدیق کی تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں ہی سب سے پہلے جھٹلانے والا بنوں، میں نے اپنے معاملہ میں غور کیا تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ میرا ابوبکر کی اطاعت کرنا اور ان کی بیعت میں داخل ہونا اپنے لیے بیعت لینے سے بہتر ہے اور میری گردن میں غیر کی بیعت کرنے کا عہد بندھا ہوا ہے۔ (نہج البلاغہ حصہ اوّل ص ۸۹،۸۸ خطبہ نمبر ۳۷)

❁......اسی خطبہ کی تشریح کرتے ہوئے ابن میثم لکھتا ہے کہ:

فقوله فنظرت فاذا اطاعتی قد سبقت بیعتی ای طاعتی لرسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فیما امرنی به من ترک القتال قد سبقت بیعتی للقوم فلا سبیل الی الامتناع منها وقوله واذا المیثاق فی عنقی لغیری ای میثاق رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وعهده الی بعدم المشاقة وقیل المیثاق مالزمه من بیعة ابی بکر بعد ایقاعها ای فاذا میثاق القوم قد لزمنی فلم یمکنی المخالفة بعده۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۲ ص ۹۷ لابن میثم مطبوعہ ایران)

(حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ پس میں نے غور و فکر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا بیعت لینے سے اطاعت کرنا سبقت لے گیا ہے، یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ترک قتال کا مجھے حکم فرمایا تھا، وہ اس بات پر سبقت لے گیا ہے کہ میں قوم سے بیعت لوں۔ و اذا المیثاق فی عنقی لغیری سے مراد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مجھ سے وعدہ لینا ہے، مجھے اس کا پابند رہنا لازم ہے۔ جب لوگ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی بیعت کرلیں، تو میں بھی بیعت کرلوں پس جب قوم کا عہد مجھ پر لازم ہوا یعنی ابوبکر کی بیعت مجھ پر لازم ہوئی تو اس کے بعد میرے لیے ناممکن تھا کہ میں اس کی مخالفت کرتا۔

❁...... مزید فرمایا: "تم رسول اللہ ﷺ کے گواہ بن جاؤ کہ انہوں نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا ہے"۔ (تفسیر صافی ج ۲ ص ۵۶۱، تفسیر قمی ۶۲۴)

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آخری وقت عرض کیا گیا کہ آپ اپنے قائم مقام کے لیے وصیت کیوں نہیں فرماتے تو آپ نے فرمایا:

ماوصی رسول اللہ ﷺ فاوصی ولکن قال ان اراداللہ خیراً فیجمعهم علی خیرهم بعد نبیهم۔ (تلخیص الشافی ج ۲ ص ۳۷۲)

رسول اللہ ﷺ نے وصیت نہیں کی تھی (تو میں کیسے کروں؟) البتہ حضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا اگر اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا تو میرے بعد تم میں کے بہتر شخص پر لوگوں کا اتفاق ہو جائیگا۔

❁...... دوسری روایت ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے حضرت علی علیہ السلام کو زخمی کیا، تو

ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، عرض کیا کہ حضور اپنا خلیفہ مقرر فرمائیں تو آپ نے فرمایا: قال لا، فانا دخلنا علی رسول الله حین ثقل فقلنا یارسول الله استخلف علینا فقال لا، (تلخیص الشافی ج۲ص۳۷۲، مطبوعہ نجف اشرف)

تو آپ نے فرمایا "نہیں" کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہمارے لیے کوئی اپنا خلیفہ مقرر فرمائیں، تو جواب دیا نہیں۔ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ اگر میں خلیفہ مقرر کردوں تو تم اختلاف کرو گے جیسا کہ بنی اسرائیل نے ہارون کے متعلق اختلاف کیا تھا۔ لیکن یقین رکھو کہ اگر اللہ نے تمہارے دلوں میں خیر دیکھا تو تمہارے لیے خود ہی بہتر خلیفہ مقرر کردے گا۔

❁......اسی سلسلہ روایات میں یہ بھی موجود ہے کہ مولائے کائنات رضی اللہ عنہ سے اپنے بعد خلیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی گئی تو فرمایا:

ولکن اذاار اداللہ بالناس خیرا استجمعھم علی خیرٍ کما جمعھم بعد نبیھم علی خیرھم۔ (الشافی ص۱۷۱، مطبوعہ نجف اشرف)

لیکن جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے گا تو ان کے بہتر شخص پر انہیں متفق کردے گا۔ جس طرح نبی ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو بہتر شخص (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر جمع فرمادیا تھا۔

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب سنا کہ تمام مسلمانوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت پر اتفاق کرلیا ہے تو اس قدر جلدی در دولت سے تشریف لائے کہ چادر اور تہبند بھی نہ اوڑھا صرف پیرہن میں ملبوس تھے اسی صورت میں ابوبکر کے ہاں پہنچے اور بیعت

کی، بیعت کے بعد چند آدمی کپڑے لینے کے لئے بھیجے تا کہ مجلس میں کپڑے لے آئیں۔ (تاریخ روضۃ الصفاء ج ۱ ص ۴۳۲)

❁...... حضرت امیر معاویہ ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس سے پوچھا...... ابوبکر کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ فرمایا "اللہ رحم کرے ابوبکر صدیق پر خدا کی قسم! وہ قرآن پڑھنے والے، منکرات سے روکنے والے، اپنے گناہوں سے واقف رہنے والے، اللہ سے ڈرنے والے، دن کو روزہ رکھنے والے، تقویٰ میں اپنے ساتھیوں سے فوقیت رکھنے والے، زہد اور عفت کے سردار تھے، جس نے ابوبکر پر اعتراض کیا اللہ اس پر غضب نازل فرمائے"۔ (مروج الذہب ج ۳ ص ۵۵)

❁...... حضرت امام باقر ﷺ فرماتے ہیں:

"میں ابوبکر کے فضائل کا منکر نہیں ہوں لیکن ابوبکر، عمر سے افضل ہیں"۔

(احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۴۷۹)

❁...... بلاشبہ حضرت ابوبکر ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے حضرت فاطمہ کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں (شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۱۰۰ ابن ابی حدید)

❁...... حضرت علی بن حسین ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو اس وقت مغرب اور عشاء کا درمیانی حصہ تھا اس انتقال کی خبر سن کر ابوبکر، عمر، عثمان، زبیر اور عبدالرحمان بن عوف حاضر ہوئے پھر جب نماز جنازہ کے لیے ان کی میت رکھی گئی تو حضرت علی نے حضرت ابوبکر صدیق سے کہا "اے ابوبکر! آگے ہو کر ان کی نماز جنازہ پڑھایئے"۔ پوچھا کہ اے ابوالحسین! آپ اس وقت موجود تھے، فرمایا، ہاں، حضرت علی مرتضی نے کہا تھا "ابوبکر چلو نماز پڑھاؤ، خدا کی قسم! فاطمہ کی

نماز جنازہ تمہارے بغیر کوئی نہیں پڑھائے گا تو حضرت ابو بکر صدیق نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی پھر انہیں رات کے وقت سپرد خاک کر دیا گیا (شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۳۰۲ لابن ابی حدید)

❁......حضرت علی کے ایک خطبہ کے متعلق شیعی روایت ملاحظہ ہو!:

ان علیا علیہ السلام قال فی خطبتہٖ خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر وفی بعض الاخبار انہ علیہ السلام خطب بذلک بعد ما انھی الیہ ان رجلا تناول ابابکر وعمر بالشتیمۃ فدعی بہ وتقدم بعقوبتہٖ بعد ان شھدوا علیہ بذلک۔ (الشافی ج ۲ ص ۴۲۸)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام امت سے افضل ابوبکر وعمر ہیں۔ بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کی شان میں بدزبانی کی ہے، جس کے بعد امیر المؤمنین علی نے اس گالی بکنے والے کو بلایا، شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب گالی دینا ثابت ہو گیا تو) اسے سزا دی۔

❁......اسی کتاب الشافی میں امام زین العابدین کی روایت ہے کہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو ابوسفیان حضرت علی کے پاس آئے اور کہا کہ آپ ہاتھ بڑھائیں میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں، اور بخدا میں آپ کی حمایت میں اس علاقہ کو سواروں اور پیدل سپاہیوں سے بھر دوں گا، اگر آپ خوف کے باعث اعلان خلافت نہیں کر رہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت علی نے چہرہ پھیر لیا اور فرمایا:

ویحک یاابا سفیان ھذہ من دواھیک قداجتمع الناس علی ابی بکر مازلت تبتغی الاسلام عوجا فی الجاھلیۃ والاسلام واللہ ماضر الاسلام

ذلک شیئا مازلت صاحب الفتنۃ۔(الشافی ج۲ص ۴۲۸)

ابوسفیان! تیرے لیے سخت افسوس ہے، یہ سب تیری چالوں اور مصیبتوں سے ہیں۔ حالانکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کا اجتماعی متفقہ فیصلہ ہو چکا، تو کفر اور اسلام میں ہمیشہ فتنہ اور کج روی کا متلاشی رہا ہے۔ بخدا اس سے اسلام کو کوئی گزند نہیں پہونچے گا۔ اور تو ہمیشہ فتنہ گر ہی رہیگا۔

❁......رسول ﷺ ہجرت کے وقت جب غار کی طرف تشریف فرما ہوئے تو آپ نے صحابہ اور امت کو یہ وصیت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام کو بھیج کر فرمایا کہ اللہ آپ پر (صلوٰۃ و) سلام بھیجتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ ابوجہل اور کفار قریش نے آپ کے خلاف منصوبہ بنایا ہے اور آپ کے قتل کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ علی المرتضیٰ کو اپنے بستر مبارک پر شب باشی کو حکم دیں، اور فرمایا کہ ان کا مرتبہ آپ کے نزدیک ایسا ہے جیسا اسحٰق ذبیح کا مرتبہ، حضرت علی اپنی زندگی اور روح کو آپ پر فدا کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ ہجرت میں ابوبکر کو اپنا ساتھی مقرر فرمائیں، کیونکہ اگر وہ حضور کی اعانت ورفاقت اختیار کرلیں اور حضور کے عہد وپیمان پر پختہ کار ہو کر ساتھ دیں تو آپ کے رفقاء جنت میں ہوں گے، اور جنت کی نعمتوں میں آپ کے مخلصین سے ہوں گے۔ لہذا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا کہ اے علی! کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ دشمن مجھے تلاش کرے تو نہ پائے، اور تمہیں ڈھونڈے تو تم اسے مل جاؤ، اور شاید جلدی میں تیری طرف پہنچ کر بے خبر لوگ تجھے (شبہ میں) قتل کردیں، حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس بات پر راضی ہوں کہ میری روح حضور کی مقدس روح کے لیے سپر ثابت ہو۔ اور میری زندگی حضور پر اور

حضور کے ساتھی پر اور حضور کے بعض حیوانات پر فدا ہو، حضور امتحان فرمالیں، میں زندگی کو پسند ہی اس لیے کرتا ہوں کہ حضور کے دین کی تبلیغ کروں، اور حضور کے دوستوں کی حمایت کروں، اور حضور ﷺ کے دشمنوں کے خلاف جنگ کروں، اگر یہ نیت نہ ہوتی تو میں دنیا میں ایک ساعت بھی زندگی پسند نہ کرتا، یہ سن کر حضور ﷺ نے حضرت علی کے سر کو بوسہ دیا، اور فرمایا اے ابوالحسن! تیری یہی تقریر مجھے فرشتوں نے لوح محفوظ سے پڑھ کر سنائی ہے، اور اس تقریر کا جو اجر اللہ نے تیرے لیے آخرت میں تیار فرمایا ہے وہ بھی پڑھ کر سنایا ہے، وہ ثواب جسے نہ سننے والوں نے سنا، نہ دیکھنے والوں نے دیکھا اور نہ انسانی عقل وفہم میں آ سکتا ہے، پھر حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا:

ارضیت ان تکون معی یاابابکر تطلب کما اطلب وتعرف بانک انت الذی تحملنی علی مادعیه فتحمل عنی انواع العذاب قال ابوبکر یارسول الله اماانالوعشت عمر الدنیا اعذب فی جمیعها اشدعذاب لا ینزل علی موت صریح ولا فرح مسیح وکان ذلک فی محبتک لکان ذلک احب الی من ان اتنعم فیها وانا مالک لجمیع ممالیک ملوکها فی مخالفتک وهل اناومالی وولدی الافداؤک فقال رسول الله ﷺ لا جرم ان اطلع الله علی قلبک ووجد موافقالم جری علی لسانک جعلک منی بمنزلة السمع والبصر والرأس من الجسد الیٰ آخره۔ (تفسیر حسن عسکری ص ۱۶۴، ۱۶۵)

اے ابوبکر تو میرے ہمراہ چلنے کے لیے تیار ہے؟ کہ تجھے بھی لوگ اسی طرح تلاش کریں جیسے مجھے، اور تیرے متعلق دشمنوں کو یقین ہو جائے کہ تو نے مجھے ہجرت پر اور اعداء کے

مکر وفریب سے بچ نکلنے پر امادہ کیا، کیا تجھے میری وجہ سے مصائب وآلام گوارہ ہیں؟ حضرت ابوبکر نے جواب دیا یارسول اللہ! اگر میں قیامت تک زندہ رہوں اوراس زندگی میں سخت عذاب اور مصائب میں مبتلا رہوں جس مصیبت والم سے بچانے کے لیے نہ مجھے موت آئے اور نہ کوئی اور مجھے آرام دے سکے اور یہ تمام حضور کی محبت میں ہوتو مجھے بطیب خاطر منظور ہے اور یہ مجھے منظور ہیں کہ لمبی زندگی ہواور دنیا کے بادشاہوں کا بادشاہ بن کر رہوں اور تمام نعمتیں اور آسائشیں حاصل ہوں، لیکن حضور کی معیت سے محرومی ہو، اور میں اور میرا مال اور اولاد حضور پر فدا اور قربان ہیں پس حضور ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ تیرے دل پر مطلع ہے، اور جو کچھ تو نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو تیری دلی کیفیت کے مطابق پایا ہے، اللہ تعالیٰ نے تجھے میرے کان اور میری آنکھ کی طرح کیا ہے، اور جو نسبت سرکو جسم سے ہے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس طرح بنایا ہے۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

اہل تشیع حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر طرح طرح کے الزامات لگاتے ہیں۔ لیکن ملاحظہ فرمائیں کہ کتب شیعہ میں ان کی شان وعظمت کس طرح چمک دھمک رہی ہے۔

❁...... جب حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ برہنہ تلوار لئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''یہ عمر ہے'' اے اللہ! عمر کے ذریعے اسلام کو عزت عطا کردے، حضرت عمر نے کہا ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں وہاں موجود تمام لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا جس کو مسجد میں موجود مشرکین نے سنا''۔

(شرح نہج البلاغہ ج۲ص ۴۴۳ الا بن ابی حدید)

❁......ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا "اگر صلح صفائی کے طور پر تو آیا ہے تو میں ہاتھ روک لیتا ہوں اور اگر جنگ کے ارادے سے آیا ہے تو میں ابھی تیرا کام تمام کئے دیتا ہوں" عمر کہنے لگے میں مسلمان ہو گیا ہوں، آپ نے فرمایا لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھو جب عمر نے کلمہ پڑھا تو حضور ﷺ نے تکبیر کہی، صحابہ کرام نے انتہائی خوشی اور مسرت میں آ کر اتنے زور سے تکبیر کہی کہ قریش کی مجلسوں تک اس کی آواز سنائی دی۔

(تاریخ روضۃ الصفاء ج۲ص ۲۸۴)

❁......حضرت خباب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا "اے عمر! خوشخبری ہو مجھے امید ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آج رات تیرے لئے دعا کی اور تو آپ کی دعا کی قبولیت کا مظہر ہو گا، آپ لگاتار دعا کرتے رہے۔ اے اللہ! عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت و غلبہ عطا فرما"۔ (شرح نہج البلاغہ ج۱ص ۵۹ لا بن ابی حدید)

❁......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ اپنی زوجہ حفصہ کے پاس بیٹھے تھے تو دونوں میں کچھ اختلاف ہو گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "کیا میں اپنے اور تیرے درمیان بطور ثالث کسی شخص کا تقرر کروں"۔ حضرت حفصہ کہنے لگیں جی کیجیے! تو آپ نے عمر کی طرف پیغام بھیجا وہ آ گئے، آپ نے حفصہ سے فرمایا "اب بات کرو" حضرت حفصہ نے عرض کی آپ ارشاد فرمائیں لیکن بات سچی ہو (یہ سن کر) حضرت عمر نے حفصہ کے منہ پر طمانچہ رسید کیا پھر دوسرا طمانچہ مارا تو حضور ﷺ نے فرمایا، عمر رک جاؤ، حضرت عمر کہنے لگے "اے اللہ کی دشمن! پیغمبر جو کہتا ہے حق

کہتا ہے اس اللہ کی قسم! جس نے انہیں حق کے ساتھ بھیجا اگر حضور ﷺ کا گھر نہ ہوتا تو میں تیری جان لئے بغیر نہ رُکتا'' (تفسیر مجمع البیان ج ۴ ص ۳۵، جزو نمبر ۸، ناسخ التواریخ ج ۳ ص ۱۷۲)

❁......حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

''عمر اہل جنت کا چراغ ہے اور سکینہ عمر کی زبان پر بولتا ہے۔ (احتجاج طبری ص ۲۴۷)

❁......مزید فرمایا: عمر کی زبان پر حق بولتا ہے اور فرشتہ عمر کی زبان پر بولتا ہے۔

(تلخیص الشافی ج ۲ ص ۲۴۷)

❁......حضور ﷺ نے فرمایا'' اگر آسمان سے اللہ کا آج غضب وعذاب نازل ہوتا تو عمر بن خطاب اور سعد بن معاذ کے بغیر کوئی نہ بچ سکتا''۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۲ ص ۵۵۹، جزو نمبر ۴)

❁......حضرت علی کوفہ میں تشریف لائے تو آپ سے عرض کی گئی کہ قصر امارت میں قیام فرمائیں گے تو فرمایا'' نہیں'' کیونکہ ایسی جگہ حضرت عمر ٹھہرنا ناپسند فرماتے تھے، اس لیے عام مکان میں قیام کروں گا پھر آپ نے جامع مسجد کوفہ میں تشریف لا کر دوگانہ پڑھا پھر ایک مکان میں قیام فرمایا۔ (اخبار الطوال ۱۵۲)

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' ہم حضرت عمر کے بغیر کسی کے خلیفہ بننے کو پسند نہیں کریں گے، اس پر صدیق اکبر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر فرمائی ...... پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے سوا کسی کی اطاعت نہیں کریں گے، خدا کی قسم! اس گراں بوجھ (خلافت) کو عمر کے بغیر کوئی بھی اٹھانے والا ہمیں نظر نہیں آیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ اوصاف بیان فرمائے۔ بعد ازاں ابوبکر صدیق کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا'' اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ کی پسند ہماری پسند ہے اور ہماری خوشی آپ کی خوشی سے وابستہ ہے ہم سب جانتے ہیں کہ تمام

زندگی آپ نے بروجہ احسن بسر فرمائی اور ہمیشہ اُمت کی بھلائی اور خیر خواہی فرمائی اللہ تمہیں جزائے خیر دے اور اپنی عنایت و بخشش سے مخصوص فرمائے

(تاریخ روضۃ الصفاء ج ۲ ص ۴۴۲)

❁......سرکار سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے روم پر حملہ کرنے سے متعلق حضرت مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم سے مشورہ لیا تھا۔ اس مشورہ کا تفصیلاً ذکر شیعہ حضرات کی نہج البلاغہ کے خطبہ نمبر ۱۳۴ میں یوں درج ہے

من كلام له عليه السلام وقدشاور عمر بن الخطاب فى الخروج الى غزوة الروم انك متى تسير الى هذا العدوبنفسك فتلقهم فتنكب لا تكن للمسلمين كاتفة دون اقصى بلادهم ليس بعدك مرجع يرجعون اليه فابعث اليهم رجلا محربا واحضر معه اهل البلاء والنصيحة فان اظهر الله فذاك ماتحب وان تكن الاخرى كنت رداللناس ومثابة للمسلمين.

اس کا ترجمہ شیعہ مسلک کے ذاکر حسین صاحب نے کیا ہے وہ درج کیا ذیل ہے:

جب خلیفہ ثانی نے روم پر چڑھائی کا ارادہ کیا اور آپ سے بھی مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا......اب اگر تو خود دشمن کی طرف کوچ کرے اور منکوب و مخذول ہو جائے تو یہ سمجھ لے کہ مسلمانوں کو ان کے اقصائے بلاد تک پناہ نہ ملے گی اور تیرے بعد ایسا کوئی مرجع نہ ہوگا جس کی طرف وہ رجوع کریں، لہٰذا تو دشمنوں کی طرف اس شخص کو بھیج جو آزمودہ کار ہو اور اس کے ماتحت ان لوگوں کو روانہ کر جو جنگ کی سختیوں کے متحمل ہوں، اپنے سردار کی نصیحت کو قبول کریں، اب اگر خدا نے غلبہ نصیب کیا، تب تو یہ وہی چیز ہے جسے تو دوست رکھتا ہے۔ اور اگر اس کے خلاف ظہور میں آیا تو ان لوگوں کا مددگار اور مسلمانوں کا

مرجع تو ہی بن جائے گا۔ (نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۱۵۰ مطبع یوسفی دہلی)

❁......ایک دوسری روایت کے الفاظ ملاحظہ ہوں!

ومن كلام له عليه السلام وقد استشار عمر بن خطاب في الشخو من لقتال الفرس بنفسه ان هذاالامرلم يكن نصره ولا خذلانه بكثرة ولا بقلة وهو دين الله الذى اظهره وجنده الذى اعده وامده حتى بلغ مابلغ وطلع حيث طلع ونحن على موعود من الله والله منجز وعده وناصر جنده ومكان القيم بالامر مكان النظام من الخرزوذهب ثم لم يجتمع بحذا فيره ابدًا والعرب اليوم وان كانوا اقليلاً فهم كثيرون بالاسلام عزيزون بالاجتماع فكن قطبًا واستدرالرحآء بالعرب واصلهم دونک نار الحرب فانک ان شخصت من هذه الارض انتقضت عليک العرب من اطرافها واقطارها حتى يكون ماتدع ورآئک من العورات اهم اليک مما مابين يدى ان الاعاجم ان ينظروااليک غدًا يقولوا هذا اصل العرب فاذااقتطعموه استرحتم فيكون ذلک اشدلكلبهم عليک وطعمهم فيک......الخ (نہج البلاغۃ خطبہ نمبر ۱۴۶)

اس کا شیعی ترجمہ ملاحظہ ہو!

حضرت خلیفہ ثانی نے عجمی سپاہ کے مقابلے میں بنفس خود جانا چاہا اور اس امر میں حضرت سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا: دین اسلام کا غالب آجانا اور مغلوب ہو جانا کچھ سپاہ کی کثرت وقلت پر منحصر نہیں یہ اسلام اس خدا کا دین ہے جس نے اس کی ہر جگہ مدد اور اعانت کی، اسے ایک بلند مرتبہ پر پہنچا دیا، ان کا آفتاب وہاں طالع ہو گیا جہاں

ہونا لازم تھا، ہم لوگ اس وعدۂ خداوندی پر کامل یقین کے ساتھ ثابت ہیں، اس نے غلبۂ اسلام کے بارے میں فرمایا۔ بے شک وہ اپنے وعدوں کا وفا کرنے والا ہے، وہ اپنی سپاہ کا مددگار ہے دین اسلام کے بزرگ اور صاحب اختیار کا مرتبہ رشتہ مروارید کی مانند ہے جو موتی کے دانوں کو ایک جگہ جمع کر کے باہم پیوست کر دیتا ہے، اگر یہ رشتہ ٹوٹ جائے تو تمام دانے متفرق ہو کر کہیں کہیں بکھر جائیں گے پھر اجتماع کامل نصیب نہ ہوگا، آج کے روز اہل عرب اگرچہ قلیل ہیں لیکن اسلام کی شوکت انہیں کثیر ظاہر کر رہی ہے۔ یہ اپنے اجتماع کی وجہ سے یقیناً دشمن پر غالب ہوں گے، اب تو ان کے لیے قطب آسیا بن جا اور آسیائے جنگ کو گروہ عرب کے ساتھ گردش دے اور اپنے سوا کسی دوسرے شخص کے ماتحت بنا کر انہیں لڑائی کی آنچ سے گرم کر، کیونکہ اگر تو مدینہ سے باہر چلا گیا تو عرب کے قبیلے اطراف واکناف سے ٹوٹ پڑیں گے، اس وقت پیچھے رہ جانے والی عورات سپاہ کی حفاظت تجھ پر اس شے سے مقدم ہو جائے گی۔ جو تیرے سامنے (جنگ فارس) موجود ہے اور دوم یہ امر ہے کہ جب ایرانی کل کو تجھ کو دیکھیں گے تو آپس میں یہی کہیں گے کہ پس یہی ان عربوں کا سردار ہے اگر تم نے اسے کانٹ چھانٹ دیا تو پھر راحت ہی راحت ہے۔ بیشک یہ اقوال تیری لڑائی پر انہیں حریص کر دیں گے وہ تیری گرفتاری کی حد سے بڑھی ہوئی طمع کریں گے...... الخ۔

(نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۱۵۸ مطبع یوسفی دہلی)

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا "عمر مسلمانوں کے حامی بنے، پس آپ نے دین کو قائم کیا اور خود سیدھے چلے یہاں تک کہ دین اپنی بنیاد پر مضبوطی سے قائم ہو گیا"۔ (نہج البلاغہ ص ۹۵۲، فرمودہ نمبر ۴۶۷، فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص ۱۳۰۰)

⁕......مزید فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت عمر کے شہروں میں برکت دے، بے شک انہوں نے کجی کو سیدھا کیا، گمراہوں کو راہ راست پر لائے اور بیماری کی دوا کی اور فتنوں سے پہلے چلے گئے اور سنت کو قائم کیا، فتنہ وتباہ کاری اور فساد کے امور کو پس پشت ڈال دیا، بالکل صاف اور بے عیب دنیا سے چلے گئے، خلافت کی خوبیاں حاصل کر گئے اور اس کے فتنہ اور فساد سے پہلے ہی چلے گئے، اور خلافت کو منظم طور پر سرانجام دیا اور اس میں کوئی خرابی اور خلل نہ آنے دیا اللہ کی فرمانبرداری کا حق ادا کیا اور اللہ سے پوری طرح ڈرتے رہے۔ (نہج البلاغہ حصہ اوّل، خطبہ نمبر ۲۱۹، فیض الاسلام ج ۴ ص ۷۱۱، ۷۱۲)

⁕......امام محمد باقر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر کو غسل دے کر کفن پہنایا گیا تو اس وقت حضرت علی آئے اور انہوں نے فرمایا ''ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو میرے نزدیک کوئی شخص اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں تو اس کفن پوش (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) جیسے اعمال نامے کے ساتھ ملاقات کروں''۔ (معانی الاخبار ۴۱۲، تلخیص الشافی ص ۲۱۹)

⁕......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان پر قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد حاضر ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! تمہارا اسلام عزت والا، تمہاری ہجرت فتح کی پیش خیمہ اور تمہاری ولایت سراسر عدل تھی، آقا کے وصال تک تمہیں آپ کی صحبت نصیب رہی اور آپ ﷺ دنیا سے رخصت ہوتے وقت تم سے راضی ہو گئے پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے تو وہ بھی خوشی راضی تم سے الوداع ہوئے، تم جب خلیفہ بنے تو پوری خلافت میں دو آدمی بھی آپ سے ناراض نہ ہوئے، یہ سن کر حضرت عمر نے کہا کیا آپ اس کی گواہی دیتے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما خاموش ہوئے

تو حضرت علی نے فرمایا "ہاں! ہم اس کی گواہی دیتے ہیں"۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۱۴۶ الا بن ابی حدید)

❁......حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے انتظامات اور کارکردگی کی تعریف فرماتے ہیں اور ان کے لیے دعا خیر و برکت بھی فرماتے ہیں۔ بطور امثال یہ جملہ ملاحظہ ہو!

وقال عليه السلام في كلام له ووليهم وال فاقام واستقام حتى ضرب الدين بجيرانه ۔ یہ نہج البلاغہ کی عبارت ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے فیض الاسلام علی نقی نے لکھا ہے:

امام علیہ السلام درسخنی (درباره عمر بن خطاب) فرموده است و (بعد ازابوبکر) فرمان رواشدبرمردم فرماندهی (عمر بمقام خلافت نشست) پس (امر خلافت را) برپاداشت وایشا دگی نمود (برهم تسلط یافت) تاآنکه دین قرار گرفت (هم چنانکه شترهنگام استراحت پیش گردن خودرا برزمین نهاد اشارئه باینکه اسلام پس ازفتنه و (فساد) بسیار ازاوتمکین نموده زیر بارش رفتند)

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے متعلق ارشاد فرمایا: حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے بعد لوگوں پر ایک ایسا فرمانروا خلافت پر مسند نشین ہوا جس نے امر خلافت کو قائم کیا اور اس پر ثابت قدمی دکھائی۔ یعنی تمام پر تسلط حاصل کیا۔ یہاں تک کہ دین مضبوط و مستحکم ہو گیا۔ جیسا کہ اونٹ آرام کرنے کے لیے اپنی گردن زمین پر رکھ دیتا ہے اور خود زمین پر بیٹھ جاتا ہے اس طرح دین اسلام زمین پر

مستحکم طریقہ سے متمکن ہوگیا۔ پس مسلمان بہت سے فتنوں اور سازشوں کے بعد سکون پذیر ہوئے اور حضرت عمر(رضی اللہ عنہ) کے احسان مند ہوئے۔

(فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ص ۱۲۹۰ مطبوعہ ایران)

❁......اسی طرح نہج البلاغۃ کا خطبہ نمبر ۲۲۸ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لله بلاد فلان فلقدقوم الاود وداوی العمد و اقام السنة و خلف الفتنة ذهب نقی الثوب قلیل الغیب اصاب خیرها وسبق شرها ادی الی الله طاعته و اتقاه بحقه۔

شیعی مجتہد فیض الاسلام علی نقی اس خطبہ کی شرح فارسی میں کرتے ہوئے لکھا ہے:

خدا شہر ہائے فلاں (عمر بن خطاب) را برکت دید نگاہ دارد کہ کجی را راست (گمراہاں را براہ آورد) نمود و بیماری را معالجہ کرد (مردم شہر ہائے را بدین اسلام گرداند) وسنّت را برپاداشت (احکام پیغمبر را اجرا نمود) وتباہ کاری را پشت سر انداخت (در زمان او فتنہ رونداد) پاک جامہ وکم عیب از دنیا رفت نیکوئی خلافت را دریافت واز شرّ آں پیشی گرفت (تا بود اد خلافت منظّم بودہ واختلافی درآں راہ نیافت) طاعت خدا را جا آوردہ از نافرمانی او پرہیز کردہ حقّش را ادا نمودہ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فلاں شخص یعنی عمر بن خطاب کے شہروں میں برکت دے اور ان کو محفوظ رکھے، جس نے کجی کو درست فرمایا، گمراہوں کو راہ راست پر لائے، بیماری کا علاج کیا، شہر کے رہنے والوں کو مسلمان کیا، سنت طریقہ کو جاری فرمایا، یعنی احکام پیغمبر کو جاری فرمایا، فتنہ وتباہ کاری اور فساد کے امور کو پس پشت ڈال دیا، اس دریا سے پاک دامن اور

کم عیب ہو کر رخصت ہوئے، اس نے خلافت کی خوبیوں کو پایا، اس کے شر سے پہلے ہی رخصت ہو گئے اور خلافت کو منظم طور پر سرانجام دیا، اور اس میں کوئی خرابی اور اختلال نہ آنے دیا۔ خدا تعالیٰ کی اطاعت بجالائے، اس کی نافرمانی سے دور رہے اور اس کے حق کو ادا فرمایا۔ (فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۷۱۱، ۷۱۲، مطبوعہ ایران)

❁......حضرت امیر معاویہ ﷛ نے کہا ''اے ابن عباس! عمر بن خطاب کے بارے میں تو کیا کہتا ہے'' فرمایا ''ابو حفص عمر پر خدا کی رحمت ہو، اللہ کی قسم وہ اسلام کے سچے خیر خواہ، یتیموں کے ماویٰ، احسان کے منتہیٰ، ایمان کے محل، ضعیفوں کی جائے پناہ اور سچے لوگوں کی پناہ گاہ تھے، اللہ کے دین کی سر بلندی کی خاطر، صبر اور استقامت سے قائم رہے۔ یہاں تک کہ دین واضح ہوا، شہر فتح کئے، بندوں کو چین نصیب ہوا جو فاروق اعظم ﷛ میں نقص و خرابی نکالے اس پر اللہ تعالیٰ کی قیامت تک لعنت ہو''۔

(مروج الذہب للمسعودی ج ۳ ص ۵۱)

❁......سیدنا فاروق اعظم ﷛، سیدنا علی المرتضیٰ ﷛ کے داماد بھی ہیں کیونکہ آپ کی شہزادی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما حضرت عمر ﷛ کے نکاح میں تھیں۔ (فروع کافی ج ۲ ص ۱۴۱، ۳۱۱)

حضرات شیخین رضی اللہ عنہما

تمام صحابہ کرام ﷡ برحق ہیں لیکن حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کا مقام باقی تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بلند ہے۔ جیسا کہ ذیل کی عبارات شیعہ سے بھی واضح تر ہو رہا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو!

❁......حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ محبوب کسے رکھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا "ابوبکر کو" پھر عرض کیا ان کے بعد کس کا مقام ہے تو فرمایا "عمر بن خطاب کا"۔ (تاریخ روضۃ الصفاء ج ۲ ص ۳۸۰)

❁......حضور اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ سے فرمایا کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملے گی ان کے بعد تمہارے والد عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت ملے گی انہوں نے عرض کیا حضور آپ کو کس نے بتایا؟ فرمایا "اللہ علیم وخبیر نے"۔ (تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۹۲، تفسیر مجمع البیان ج ۱۰ ص ۳۱۴، تفسیر صافی ج ۴ ص ۷۱۶، تفسیر منہج الصادقین ج ۹ ص ۳۳۰)

❁......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے انہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آتے وقت ارشاد فرمایا کہ انہیں (ابوبکر صدیق کو) جنت اور میرے بعد خلافت کی خوشخبری سنادو اور عمر فاروق کو جنت اور ابوبکر صدیق کے بعد خلافت کی بشارت دو۔ (تلخیص الشافی ج ۳ ص ۳۹)

❁......حضرت ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما زمین میں ایسے ہیں جیسے جبرئیل ومیکائیل علیہما السلام آسمان میں ہیں۔ (احتجاج طبرسی ۲۴۷)

❁......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اسلام میں سب سے افضل ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں اور ان کے بعد خلیفہ فاروق اعظم ہیں" میری عمر اس بات کی گواہ ہے کہ دونوں اسلام میں عظیم مقام رکھتے ہیں، ان کے وصال سے اسلام کو سخت نقصان ہوا ہے اللہ ان دونوں پر رحمت فرمائے انہوں نے جو کام کیا ہے، اس کی اچھی جزاء دے۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۳۶۲، مکتوب نمبر ۱۹،۲ میثم ... الصفد ...

❁......حضور ﷺ کے بعد لوگوں نے ابوبکر کو خلیفہ بنایا اور ابوبکر نے عمر کو خلیفہ بنایا، یہ دونوں سیرت و کردار میں بلند پایہ انسان تھے۔انہوں نے امت میں خوب انصاف کیا۔

(وقعۃ الصفین ۱۴۹)

❁......وہ دونوں (ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما) عادل اور پرہیز گار امام تھے دونوں حق پر رہے، حق پر ہی دونوں کا وصال ہوا، قیامت کے دن دونوں پر اللہ کی رحمت ہو۔

(احقاق الحق ۱۶، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۹۹)

❁......ابوبکر وعمر نے تقویٰ و پرہیز گاری سے کام لیا، روئی کا لباس پہنا اور تکلیف دہ چیزوں کو پسند کرنے لگے، لوگوں پر مال غنیمت تقسیم کیا مگر خود دنیوی دولت سے دور ہو گئے، اس لئے لوگوں کا شبہ تھا تو وہ بڑھ گیا چنانچہ وہ کہنے لگے اگر انہوں نے نفسانی خواہشوں سے نص کی مخالفت کی ہوتی تو دنیوی دولت سے بہرہ مند کیوں نہ ہوتے؟ کوئی بھی دانش مند آدمی جب نص کی مخالفت کرتا اور دین ضائع کرتا ہے تو دنیوی زندگی کو پر رونق بناتا ہے جب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے دنیا سے ہی ہاتھ اٹھالیا تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے نص کی مخالفت کی۔ (ناسخ التواریخ ج ۳ ص ۷۲)

❁......حضور ﷺ نے فرمایا ”جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے“ کہتے ہیں کہ اتنے میں ابوبکر آئے تو انہیں کہا گیا اے ابوبکر تم صدیق ہو اور غار میں دو میں سے دوسرے ہو، تو حضور سے دریافت کرو وہ تین کون ہیں؟ انہوں نے کہا ”مجھے خطرہ ہے اگر میں نے پوچھا اور میں خود ان میں سے نہ ہوا تو بنی تمیم مجھے ملامت کریں گے پھر عمر بن خطاب آئے، ان سے بھی کہا گیا کہ تم فاروق ہو اور تم وہ ہو جن کی زبان پر فرشتہ بولتا ہے۔ مگر تم پوچھ کر بتاؤ وہ تین کون ہیں؟ تو فاروق نے کہا ”مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں پوچھ بیٹھا اور میں خود ان

میں سے نہ ہوا تو بنی عدی مجھے ملامت کریں گے"۔(رجال الکشی ۳۲)

❁......حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا "میری قبر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے، جب حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے تو آپ کے پاؤں مبارک تیسری سیڑھی پر ہوتے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تیسری سیڑھی پر بیٹھے اور پاؤں دوسری سیڑھی پر رکھتے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسری سیڑھی پر بیٹھتے اور ان کے پاؤں زمین پر ہوتے"۔

(ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۱۵۴، جلاء العیون ۱۵۸، فروع کافی ج ۲ ص ۳۱۶)

❁......جب معاملہء خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آیا تو آپ سے فدک کے لٹائے جانے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے فرمایا "اللہ کی قسم! مجھے اس چیز کے لوٹانے سے شرم آتی ہے جس کو ابوبکر نے نہیں لوٹایا اور عمر نے بھی ان کی پیروی کی"۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۹۴ لابن ابی حدید)

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک خطبہ ملاحظہ ہو!

ان علیا علیہ السلام قال فی خطبتہٖ خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر وفی بعض الاخبار انہ علیہ السلام خطب بذلک بعد ما انھی الیہ ان رجلا تناول ابابکر وعمر بالشتیمۃ فدعی بہ وتقدم بعقوبتہٖ بعد ان شھدوا علیہ بذلک۔(الشافی ج ۲ ص ۴۲۸)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام امت سے افضل ابوبکر وعمر ہیں۔بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کی شان

میں بدزبانی کی ہے۔جس کے بعد امیر المؤمنین علی نے اس گالی بکنے والے کو بلایا۔شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب گالی دینا ثابت ہوگیا تو) اسے سزا دی

❁......حضرت امام زین العابدین کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے کچھ کوفیوں نے آپ سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

دربارہ ایشاں جزبخیر سخن نکنم وازاھل خود نیز درحق ایشاں جز سخن خیز نہ شنیدہ ام۔(ناسخ التواریخ ج۲ص۵۹۰)

ان حضرات (شیخین کریمین) کے بارے میں سوائے کلمۂ خیر کے کچھ نہیں کہتا اور اپنے گھر اور خاندان کے لوگوں سے بھی میں نے ان کے حق میں کلمہ حق کے سوا کچھ نہیں سنا۔

❁......ایک قریشی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ اکثر خطبہ میں یہ کہتے ہیں اے اللہ! جس طرح تو نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی، ہماری بھی ویسی ہی اصلاح فرما۔خلفائے راشدین سے آپ کیا مراد لیتے ہیں، یہ سنتے ہی آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور فرمایا: ابوبکر وعمر، وہ دونوں میرے حبیب اور تمہارے چچا ہیں، ہدایت کے امام، شیخ الاسلام، قریش کے نہایت معزز فرد اور رسول اللہ ﷺ کے بعد قابل اقتداء ہیں، ان کی اقتداء واتباع کرنے والا محفوظ ومصئون اور صراط مستقیم پر گامزن رہے گا۔

(تلخیص الشافی ج۳ص۳۱۸)

❁......سیدنا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لست بمنکر فضل عمر لکن ابابکر افضل من عمر۔

(احتجاج طبرسی ج۲ص۴۷۹مطبوعہ ایران)

میں حضرت عمر کی فضیلت کا منکر نہیں ہوں، لیکن حضرت ابوبکر، عمر سے افضل ہیں۔

❁......سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

انہ کان یتولّاھما ویأتی القبر فیسلم علیھما مع تسلیمہٖ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہٖ و آلہٖ و سلم۔(الشافی ص ۲۳۸)

حضرت (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر، حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے ساتھ دوستی اور محبت رکھتے تھے، آپ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر شریف پر حاضری دیتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلام کے ساتھ (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) دونوں کو بھی سلام کہتے تھے۔

❁......شیعہ حضرات کی معتبر کتاب میں موجود ہے:

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت ایمان ہے اور ان کا بغض کفر ہے۔

(رجال الکشی ص ۳۳۸)

❁......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اگر میرے پاس کوئی آدمی آئے اور مجھے ابوبکر و عمر سے افضل سمجھے تو میں اسے ضرور مفتری (بہتان تراشی) کی سزا (۸۰ کوڑے) ماروں گا۔ (رجال الکشی ج ۲ ص ۶۹۵)

خلیفہ ثالث حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

شیعہ حضرات سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بے تنقیدات کا بازار گرم کر دیتے ہیں جبکہ آپ کا فضل و کمال نا قابل تردید ہے، کتب شیعہ سے چند حوالہ جات درج ذیل ہیں۔

❁......حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے اللہ! عثمان بن عفان سے راضی ہو جا، بے شک میں اس سے راضی

ہوں"۔ (تاریخ روضۃ الصفاء ج ۳ ص ۴۰۳)

❁......حضرت ام کلثوم کا نام شریف آمنہ تھا، حضرت رقیہ، کے بعد ان کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا، لہٰذا حضرت عثمان کو ذوالنورین یعنی دونوروں والا کہتے ہیں۔

(منتخب التواریخ ۲۹، شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۶۰ لابن ابی حدید)

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اوصاف وفضائل میں یہ بھی فرمایا کہ "آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے جس طرح ہم رہے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بھی عمل حق میں آپ سے ادنیٰ نہ تھے، آپ کو ان دونوں سے بڑھ کر نبی اکرم ﷺ کا داماد ہونے کی عزت حاصل ہے جو ان حضرات کو نہ تھی"۔ (نہج البلاغہ ص ۲۲۰ خطبہ ۱۶۴)

❁......حضرت امام جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ کیا حضور ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو حضرت عثمان غنی کے نکاح میں دیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۵۶۴)

❁......حضرت رقیہ کی بیماری کی وجہ سے حضرت عثمان غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے لیکن حضور ﷺ نے انہیں بدر کے اجر وثواب میں شریک فرمالیا تھا۔

(التنبیہ والاشراف ۲۰۵، اعلام الوریٰ ۱۴۸)

❁......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرابت کے اعتبار سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ قریب ہیں پھر انہوں نے داماد رسول ہونے کے حوالے سے وہ مرتبہ حاصل کیا جو ابوبکر وعمر کو نہ مل سکا۔ حضرت رقیہ وام کلثوم سے شادی کی جو مشہور روایت کے مطابق حضور کی صاحبزادیاں ہیں پہلے حضرت رقیہ سے شادی فرمائی، ان کے انتقال کے بعد حضرت ام اکلثوم سے ان کا نکاح ہوا"۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۱۶۷، فیض الاسلام، شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۵۱۹)

❁......حضرت علی ﷛ فرماتے ہیں ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو بھی میں یکے بعد دیگرے ان کی شادی عثمان سے کر دیتا یہاں تک کہ ایک بھی باقی نہ رہتی“۔ (شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۶۰ لابن ابی حدید)

❁......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”حضور ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا اے ابوالحسن! ابھی ابھی جاؤ اور اپنی زرہ بیچ کر جو قیمت ملے میرے پاس لے آؤ تاکہ میں اس سے تمہارے لئے اور اپنی بیٹی کے لئے شادی کا ضروری سامان تیار کروں“ میں گیا اور چار سو درہم کے بدلے وہ زرہ حضرت عثمان کے ہاتھ فروخت کر دی جب میں نے قیمت وصول کر لی اور عثمان نے زرہ پر قبضہ کر لیا تو عثمان نے کہا ”اے ابوالحسن! میں اس زرہ کا تم سے زیادہ مستحق نہیں اور تم ان درہموں کے مجھ سے زیادہ مستحق ہو، تو میں نے کہا“ ہاں ٹھیک کہتے ہو، عثمان غنی ﷛ نے کہا کہ میں یہ زرہ تم کو بطور ہدیہ دیتا ہوں، میں درہم اور زرہ دونوں لے کر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا، درہم اور زرہ آپ کے سامنے رکھ کر حضرت عثمان غنی کا سارا واقعہ بیان کر دیا تو آپ نے حضرت عثمان غنی کے لیے دعائے خیر فرمائی“۔ (کشف الغمہ ج ۱ ص ۳۵۹)

❁......حضرت انس ﷛ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

امرنی ان ازوّج فاطمة من علی فانطلق فادع لی ابابکر وعمر وعثمان وعلیا وطلحة والزّبیر بعد دهم من الانصار قال فانطلقت فدعوتهم له ۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں پس تم جاؤ اور ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر اور اتنے ہی انصار میں سے بلاؤ۔ حضرت انس فرماتے ہیں میں

ان کو بلانے کے لیے گیا، پھر آپ ﷺ نے محفل میں خطبہ نکاح پڑھا اس کے بعد فرمایا انی اشھد کم انی قد زوجت فاطمة من علی علی اربع مائة مثقال فضة۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے فاطمہ کا نکاح علی سے چار سو مثقال چاندی حق مہر کے عوض سے کر دیا ہے۔ (کشف الغمہ ص ۳۴۸)

❁...... جب مشرکین نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر لیا تو حضور کو خبر ملی کہ انہوں نے حضرت عثمان غنی کو شہید کر دیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''ہم مشرکین سے لڑائی کئے بغیر یہاں سے نہیں اُٹھیں گے''۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۶)

❁...... ایک روایت میں ہے: حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ مبارک پر مارا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے بیعت لی اور مسلمانوں نے کہا کی حضرت عثمان بڑے خوش نصیب ہیں۔ (فروع کافی، کتاب الروضہ ج ۳ ص ۱۵۱)

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا ''بے شک لوگ میرے پیچھے ہیں جو مجھے آپ کے اور اپنے درمیان سفیر بنا کر لائے ہیں، اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں آپ کو کیا کہوں؟ میں ایسی کوئی بات نہیں جانتا جسے آپ نہ جانتے ہوں اور آپ کو کوئی ایسا امر نہیں پہنچا سکتا جسے آپ نہ پہچانتے ہوں ہم نے کسی چیز میں آپ سے سبقت نہیں لی، جس سے آپ کو خبردار کریں جو کچھ ہم نے دیکھا وہی کچھ آپ نے دیکھا، جو کچھ ہم نے سُنا وہی کچھ آپ نے سُنا، جیسی ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ویسی آپ نے اختیار کی، ابن خطاب اور ابن ابو قحافہ عمل حق میں آپ سے افضل نہیں ہیں، آپ رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی وجہ سے زیادہ ہیں اور آپ پیغمبر کی دامادی کے شرف سے مشرف ہیں، یہ وہ مرتبہ ہے جس پر وہ دونوں نہ پہنچ سکے''۔ (نہج البلاغہ حصہ اول خطبہ ۱۶۳)

❁......حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

لما قتل جعلنی سادس ستة فدخلت حيث ادخلني و كرهت ان افرق جماعة المسلمين و اشق عصاهم فبايعتم عثمان فبايعته۔

(امالی لابی جعفر الطوسی ج۲ ص۱۲۱ جزء ثامن عشر)

جب (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) پر قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے مجلس شوریٰ کے چھ آدمیوں میں چھٹا مجھے مقرر کیا، تو میں ان کے شامل کرنے پر ان میں شریک ہو گیا اور میں نے مسلمانوں کی جماعت میں تفریق کو مکروہ جانا اور اتفاق کی لاٹھی کو توڑنا برا سمجھا، پس تم نے (حضرت) عثمان کی بیعت کی تو میں نے بھی ان کی بیعت کر لی۔

❁......پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چلے گئے اور ان کی بیعت کی۔(شرح نہج البلاغہ ج۲ ص۶۱۷ لابن ابی حدید)

❁......ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد رضی الله عن المؤمنين اذيبايعونک تحت الشجرة

اس کا ترجمہ شیعہ حضرات کے بشارت حسین مرزا کامل پوری نے یوں کیا ہے

بے شک خدا ان مومنین سے راضی و خوش ہوا جنہوں نے اے رسول! درخت کے نیچے تم سے بیعت کی۔

اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے شیعہ حضرات کے مستند مفسرین نے لکھا ہے کہ سرکار نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لیے جب بیعت لی تو سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے بیعت کی۔ ملاحظہ ہو! کتب علی علیه السلام الی معاوية انا اول من بايع رسول الله صلى الله عليه

و آله وسلم تحت الشجرة۔ (تفسیر الصافی ج ۲ ص ۵۸۲ مطبوعہ ایران)

حضرت علی المرتضی علیہ السلام نے معاویہ کو خط لکھا کہ درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک پر بیعت کرنے والوں میں سے میں پہلا شخص ہوں۔

● یہ عبارت بھی ملاحظہ ہو!

حبس عثمان فی عسکر المشرکین وبایع رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم وضرب باحدی یدیه علی الاخری بعثمان وقال المسلمون طوبی لعثمان قد طاف بالبیت وسعی من الصفا والمروة واحل قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم اطفت بالبیت فقال ما کنت لاطوف بالبیت ورسول الله صلی الله علیه و آله وسلم لم یطف به۔

(کتاب الروضہ ج ۸ ص ۳۲۵، ج ۸ ص ۳۲۶ مطبوعہ ایران)

(حضرت) عثمان (رضی اللہ عنہ) کو مشرکین کے لشکر نے قیدی بنا لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ مبارک پر مارا، اور (حضرت) عثمان (رضی اللہ عنہ) کے لیے بیعت لی، اور مسلمانوں نے عرض کیا، عثمان (رضی اللہ عنہ) بڑے خوش قسمت ہیں جنہوں نے بیت اللہ کا طواف، صفا و مروہ کی سعی کی سعادت حاصل کی اور احلال کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ عثمان نے ایسا نہیں کیا ہوگا۔ جب عثمان حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا تو انہوں نے عرض کیا جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے طواف نہیں کیا تو میں کیسے کر سکتا ہوں۔

● یہی مضمون شیعوں کی کتاب حملہ حیدری ص ۱۱۹ پر بھی موجود ہے۔

٭......شہادت عثمان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے گھر غمزدہ داخل ہوئے اور اپنے دونوں بیٹوں کو فرمایا کہ تم دونوں دروازے پر تھے، ایسے میں امیر المؤمنین کیسے شہید ہو گئے اس کے بعد امام حسن کے منہ پر طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کے سینہ پر مکہ رسید کیا۔ (مروج الذہب ج ۳ ص ۳۴۵)

٭......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ عثمان پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے آپ اپنے خادموں اور غلاموں پر مہربان تھے نیکی کرنے والوں میں افضل، شب خیر وشب زندہ دار تھے، دوزخ کے ذکر پر نہایت گریہ کرنے والے، عزت ووقار کے امور میں اُٹھ کھڑے ہونے والے اور نبی کریم ﷺ کے داماد تھے، جو شخص عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں زبان لعن وطعن دراز کرے اللہ تعالیٰ اس پر قیامت تک لعنت کرے، سب لعنت کرنے والوں کی لعنت کے برابر"۔

(تاریخ مسعودی ج ۳ ص ۵۱، ناسخ التواریخ ج ۵ ص ۱۴۴)

٭......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بنی عباس کا اختلاف بھی یقینی ہے اور ندا بھی یقینی ہے، محمد بن علی حلبی نے پوچھا کہ ندا کیسی ہے؟ فرمایا "ایک آواز دینے والا دن کے آغاز پر آسمان سے ندا کرتا ہے کہ جان لو بے شک علی اور ان کے پیروکار ہی کامیاب ہیں اور دن کے اختتام پر بھی ایک ندا دینے والا ندا کرتا ہے کہ خبردار عثمان اور ان کے پیروکار کامیاب ہیں"۔ (کتاب الروضہ ج ۸ ص ۳۱۰)

حضرات خلفائے ثلاثہ (ابوبکر وعمر وعثمان) رضی اللہ عنہم

یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ اس امت میں سب سے افضل حضرت صدیق اکبر، پھر

حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی اور پھر حضرت مولا علی ﷺ ہیں۔اس حقیقت کو کتب شیعہ سے بھی نمایاں ہوتا دیکھیں!

❁……حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''بے شک ابوبکر میرے کان، عمر میری آنکھ اور عثمان میرے دل کی جگہ ہے''۔ (معانی الاخبار ۳۸۷، جامع الاخبار ص ۱۱۰)

❁……اُمت میں جس نے مجھے لڑکی دی یا جس کو میں نے لڑکی دی وہ دوزخ میں ہرگز نہیں جائے گا، کیونکہ میں نے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا تو اللہ نے مجھ سے اس کا وعدہ فرمالیا ہے۔ (لوامع التنزیل ج ۲ ص ۴۷۶)

❁……حضور ﷺ نے حضرت حفصہ کو فرمایا ''میرے بعد ابوبکر اور اس کے بعد تیرا باپ عمر اس امت کے مالک اور بادشاہ ہوں گے اور ان کی اتباع میں عثمان غنی ﷺ خلیفہ ہوں گے''۔ (تفسیر منہج الصادقین ج ۹ ص ۳۳۰)

❁……اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے لئے مسلمانوں میں سے ایک معاون اور مددگار جماعت منتخب فرمائی تھی اور ان معاونین کے آپ کے نزدیک ایسے ہی درجات تھے جیسے اسلام میں ان کی افضلیت تھی، ان سب میں اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ خیر خواہ خلیفہ اوّل ابوبکر تھے۔ پھر ان کے خلیفہ عمر فاروق اعظم مجھے اپنی عمر کی قسم! ان دونوں حضرات کا اسلام میں بہت اونچا مقام ہے، اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے اور انہیں اچھی جزا سے نوازے اور تم نے حضرت عثمان کا ذکر کیا کہ وہ فضیلت میں تیسرے درجے پر تھے۔ عثمان نیکوکار تھے تو اللہ تعالیٰ ان کی نیکی کی بہت جلد جزا عطا فرمائے گا۔

(واقعہ صفین ص ۶۳)

❁……صحابہ میں سب سے افضل اللہ اور مسلمانوں کے نزدیک سب سے رفیع المنزلت

خلیفہ اوّل (ابوبکر) تھے جنہوں نے سب کو ایک آواز پر جمع کیا اور انتشار کو مٹایا اور اہل ردہ (دین سے پھر جانے والوں) سے جنگ وقتال کیا، ان کے بعد خلیفہ ثانی (عمر) کا درجہ ہے، جنہوں نے فتوحات حاصل کیں، شہروں کو آباد کیا اور مشرکین کی گردنوں کو ذلیل کیا پھر خلیفہ ثالث (عثمان) کا درجہ ہے، جو مظلوم وستم رسیدہ تھے اور ملت کو فروغ دیا اور کلمہ حق پھیلایا۔ (شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۴۸ لابن ابی حدید، حاشیہ نہج البلاغہ ۶۹۷)

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے، جن لوگوں نے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی اور مقصد بیعت بھی وہی تھا جو ان کا تھا۔ لہٰذا موجودہ حضرات میں کسی کو علیحدگی کا اختیار نہیں اور نہ غائب لوگوں کو اس کی تردید کی اجازت ہے، مشورہ مہاجرین اور انصار کو ہی شایان شان ہے تو اگر یہ سب کسی شخص کے خلیفہ بنانے پر متفق ہو جائیں تو یہ سب اللہ کی رضا ہوگی اور اگر ان کے حکم سے کسی نے بوجہ طعن یا بدعت کے خروج کیا تو اسے واپس لوٹا دو اگر واپسی سے انکار کرے تو اس سے قتال کرو، کیونکہ اس صورت میں وہ مسلمانوں کے اجتماعی فیصلوں کو ٹھکرانے والا ہے اور اللہ نے اسے متوجہ کر دیا جدھر وہ خود جانا چاہتا ہے۔

(نہج البلاغہ حصہ دوم، مکتوب ۶، الاخبار الطوال ۱۴۰)

❁......بیشک حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے حدود کے فیصلے حضرت علی کے سپرد کر رکھے تھے۔ (جعفریات ص ۱۳۳)

❁......امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے پاس ایک وفد آیا تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے بارے میں کچھ نازیبا الفاظ کہے تو حضرت امام زین العابدین نے فرمایا: میرے سامنے سے دور ہو جاؤ اور اللہ تمہاری بد

کلامی کی تمہیں سزا دے۔ (کشف الغمہ ج ۲ ص ۷۸، جلاء العیون ج ا ص ۳۹۳)

❁ ...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت"۔
(مجمع الفضائل ترجمہ مناقب ابن شہر آشوب ج ۲ ص ۳۷۶، مناقب آل ابی طالب ج ۳ ص ۶۳)

اس جملے میں بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حضرات خلفائے راشدین ثلاثہ کی خلافت، صداقت اور حقانیت کو واضح فرما دیا ہے۔ والحمد للہ علی ذلک

اللہ تعالیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت کے دعویٰ کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے اقوال وافعال اور فیصلہ جات کو بھی ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین:

"علی دا پہلا نمبر" کہنے والے کا حکم

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے افضل ہیں اور ان کا خلافت میں پہلا نمبر ہے۔ ان کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

❁ ...... اگر میرے پاس کوئی آدمی آئے اور مجھے ابوبکر و عمر سے افضل سمجھے تو میں اسے ضرور مفتری (بہتان تراش) کی سزا (۸۰ کوڑے) ماروں گا۔ (رجال الکشی ج ۲ ص ۶۹۵)

❁ ...... آپ نے مزید فرمایا:

عنقریب میرے بارے میں دو گروہ ہلاک ہوں گے، ایک محبت میں حد سے تجاوز کرنے والا کہ اسے غلو (حد سے بڑھنا) حق کے خلاف لے جائے گا۔ دوسرا گروہ میرے بارے میں بغض و عناد میں حد سے بڑھنے والا کہ اس کا بغض اسے حق کے خلاف لے جائے گا اور میرے بارے میں سب سے بہتر وہ لوگ ہوں گے جو اعتدال پر ہوں تو تم بھی میانہ راہ کو لازم پکڑو اور سواد اعظم سے جدا نہ ہونا، پس جو جماعت سے الگ ہو

جاتا ہے وہ شیطان کا شکار بن جاتا ہے جیسے گلے (ریوڑ) سے جدا ہونے والی بکری بھیڑیئے کا لقمہ بنتی ہے۔ (نہج البلاغہ ج۱ص ۳۶۵، خطبہ نمبر ۱۲۵)

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جو مجھے چوتھا خلیفہ نہ کہے اس پر اللہ کی لعنت ہو''۔ (مجمع الفضائل ترجمہ مناقب شہر آشوب ج۲ص ۳۷۶، عربی ج۳ص ۶۳، مناقب آل ابی طالب ج۳ص ۶۳)

❁......حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا ''لیس لک من الامر شئی'' کی کیا تاویل ہے؟ فرمایا: ''حضور ﷺ حضرت علی کے لیے خلیفہ بلافصل کے خواہش مند تھے لیکن اللہ نے اس خواہش کا انکار فرمادیا''۔ (تفسیر فرات الکوفی ص۱۹۲)

❁......ایک روایت میں لکھا ہے:

ان علیا علیہ السلام قال فی خطبتہٖ خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا ابوبکر وعمر وفی بعض الاخبار انہ علیہ السلام خطب بذلک بعدما انھی الیہ انّ رجلا تناول ابابکر وعمر بالشتیمۃ فدعیٰ بہ وتقدم بعقوبتہٖ بعد ان شھدوا علیہ بذلک۔ (الشافی ج۲ص ۴۲۸)

حضرت علی علیہ السلام نے اپنے خطبہ میں فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام امت سے افضل ابوبکر وعمر ہیں۔ بعض روایتوں میں واقعہ یوں ذکر ہوا ہے کہ حضرت علی کی خدمت میں اطلاع پہنچی کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کی شان میں بدزبانی کی ہے۔ جس کے بعد امیر المؤمنین حضرت علی نے اس گالی بکنے والے کو بلایا۔ شہادت طلب کی اور شہادت کے بعد (جب گالی دینا ثابت ہوگیا تو) اسے سزا دی۔

❁......اسی کتاب الشافی کے اسی صفحہ پر

رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو ابوسفیان حضرت علی کے پاس آئے اور کہا کہ ہاتھ بڑھائیں، میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔اور بخدا میں آپ کی حمایت میں اس علاقہ کو سواروں اور پیدل سپاہیوں سے بھردوں گا۔اگر آپ خوف کے باعث اعلان خلافت نہیں کررہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت علی نے چہرہ پھیرلیا،اورفرمایا:

ویحک یا اباسفیان هٰذهٖ من دواهیک قد اجتمع الناس علی ابی بکر مازلت تبتغی الاسلام عوجا فی الجاهلیة والاسلام واللہ ماضر الاسلام ذلک شیئا مازلت صاحب الفتنة۔(الشافی ج۲ص ۴۲۸)

ابوسفیان! تیرے لیے سخت افسوس ہے، یہ سب تیری چالوں اور مصیبتوں سے ہیں،حالانکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کا اجماعی متفقہ فیصلہ ہو چکا،تو کفراور اسلام میں ہمیشہ فتنہ اور کج روی کا متلاشی رہا ہے۔بخدااس سے اسلام کو کوئی گزند نہیں پہونچے گا۔اورتو ہمیشہ فتنہ گرہی رہے گا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بلاوجہ دشمنی رکھنے والوں کو اپنی کتابوں کی ان روایتوں پر بھی غور کرنا چاہیئے کہ:

❁......حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا "یارسول اللہ! تمام مخلوقات میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا"عائشہ"۔پھر پوچھا حضور میرا سوال مردوں کے متعلق ہے۔آپ نے فرمایا"ابوبکر صدیق،ان کے بعد عمر"

(تاریخ روضۃ الصفاء ج۲ص ۲۸۰)

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے عائشہ! اللہ نے تیرے شیطان کو ذلیل کر دیا''۔ تو وہ عرض کرنے لگیں حضور! آپ کے شیطان کو بھی اللہ نے ذلیل کر دیا۔ فرمایا ''اے عائشہ! ایسے نہ کہو، میں نے اللہ سے اس کے خلاف مدد چاہی اللہ نے میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔ ابیصر اس کا نام ہے اور وہ جنتی ہوگا۔

(قرب الاسناد ج ۲ ص ۱۷۶)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مرد نماز پڑھنے والے کے بالمقابل اگر عورت نماز پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ بعض اوقات اس طرح نماز ادا فرماتے تھے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھیں اور وہ حالتِ حیض میں ہوتیں''۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ا ص ۱۵۹)

❁......حضور ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا:

''فاطمہ! کھانا لے آؤ...... حضرت فاطمہ پتھر کی ایک ہنڈیا اور کھانا لئے حاضر ہو گئیں، کھانے کو ڈھانپ دیا گیا اور آپ نے دعا مانگی، اے اللہ! کھانے میں ہمیں برکت عطا فرما، پھر فرمایا بیٹی! عائشہ کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا توڑو میں نے توڑا پھر تمام ازواج کے لیے اور اپنے خاوند اور اپنے لئے ٹکڑے توڑے''۔ (قرب الاسناد ص ۱۸۵)

حضور اکرم ﷺ کی اولاد امجاد رضی اللہ عنہم

کہا جاتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی صرف ایک ہی بیٹی تھی، جبکہ اہل بیت کرام کا مؤقف یہ ہے کہ آپ کی حقیقی بیٹیاں چار ہیں۔ سطور ذیل میں چند شیعی روایات ملاحظہ ہوں!

❁……حضرت امام جعفر صادق ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے رسول اللہ ﷺ کی یہ اولاد پیدا ہوئی! قاسم، طاہر انہی کا نام عبداللہ ہے، ام کلثوم، رقیہ، زینب اور فاطمہ، علی بن ابوطالب نے فاطمہ سے شادی کی۔ ابوالعاص بن ربیع جو کہ بنوامیہ کے ایک آدمی ہیں نے زینب سے نکاح کیا۔ ام کلثوم سے عثمان بن عفان نے تعلق زوجیت قائم کیا، لیکن وہ خانہ آبادی سے پہلے ہی وفات پا گئیں جب مسلمان جنگ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے رقیہ کی شادی عثمان سے کردی اور رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم، ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے۔

(مرأۃ العقول فی تشریح اخبار آل رسول ج ۵ ص ۱۸۰، کتاب الحجہ، ابواب التاریخ، باب مولد النبی لملا باقر مجلسی، طبع دار الکتب الاسلامیہ تہران)

❁……ملا باقر مجلسی نے یہی روایات حیاۃ القلوب ج ۲ ص ۵۸۸، کتاب دوم، باب (۵۱) پنجاہ ویکم در بیان اولاد امجاد آنحضرت است، طبع قدیم کتاب فروشی اسلام، تہران پر بھی نقل کی ہیں۔

❁……مزید لکھتے ہیں: ’’اسی (امام جعفر صادق کی) روایت کی طرح حمیدی نے قرب الاسناد میں ہارون بن مسلم سے بروایت سعدہ بن صدقہ، حضرت امام جعفر صادق سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی امام باقر علیہما السلام سے روایت کیا ہے‘‘۔

(مرأۃ العقول ج ۵ ص ۱۸۰)

❁……عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ ﷺ ابابنات۔

(فروع کافی ج ۲ ص ۲۵۶، کتاب الفقیہ، نولکشور)

ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ ﷺ (ایک سے زائد) بیٹوں کے باپ تھے۔

معلوم ہوا امام باقر اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما دونوں کا یہی مؤقف ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں۔ لہٰذا حُبّ اہل بیت کے نعرے کے ساتھ ساتھ اہل بیت کے مؤقف اور فتوے کو بھی تسلیم کرنا چاہیے۔

❁......حضرت رقیہ بنت رسول ﷺ کی بیماری کی وجہ سے حضرت عثمان غزوہ بدر میں شریک نہ ہوئے لیکن حضور ﷺ نے انہیں بدر کے اجر وثواب میں شریک فرمالیا تھا۔

(التنبیہ والاشراف ۲۰۵، اعلام الوریٰ ۱۴۸)

❁......حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ قرابت کے اعتبار سے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی نسبت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیادہ قریب ہیں پھر انہوں نے داماد رسول ہونے کے حوالے سے وہ مرتبہ حاصل کیا جو ابوبکر وعمر کو نہ مل سکا۔ حضرت رقیہ وام کلثوم سے شادی کی جو مشہور روایت کے مطابق حضور کی صاحبزادیاں ہیں پہلے حضرت رقیہ سے شادی فرمائی، ان کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثوم سے ان کا نکاح ہوا۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۷۱۶، فیض الاسلام شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۵۱۹)

❁......حضرت ام کلثوم کا نام شریف آمنہ تھا، حضرت رقیہ کے بعد ان کا نکاح حضرت عثمان سے ہوا، لہذا حضرت عثمان کو ذوالنورین یعنی دونوروں والا کہتے ہیں۔

(منتخب التواریخ ۲۹، شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۶۰ لابن ابی حدید)

❁......حضرت امام باقر وجعفر صادق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''نبی پاک کی اولاد طاہر وقاسم اور فاطمہ اور ام کلثوم اور رقیہ اور زینب سبھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی''۔ (منتہی الآمال ج ۱ ص ۱۲۵ فصل ہشتم، باب اوّل، مروج الذہب ج ۲ ص ۲۹۱، قرب الاسناد ص ۸، خصال لابن بابویہ ج ۲ ص ۳۷)

❁...... حضور ﷺ نے فرمایا:

بے شک خدیجہ نے میری پشت سے دو بیٹے جنے، طاہر جس کا نام عبداللہ ہے اور مطہر ہے اور میری پشت سے قاسم جنا اور فاطمہ اور رقیہ اور ام کلثوم اور زینب کو۔

(خصال ج ۲ ص ۲۷ لا ابن بابویہ)

فائدہ: حضور ﷺ کی اولاد امجاد کے بارے میں مزید حوالہ جات درج ذیل ہیں:

(اصول کافی ج ۲ ص ۴۳۵، فروع کافی ج ۲ ص ۱۵۶، ج ۲ ص ۶، تہذیب الاحکام ج ۸ ص ۱۶۱، الاستبصار ج ۱ ص ۲۴۵، تلخیص الشافی ج ۴ ص ۵۴، بحار الانوار ج ۲۲ ص ۱۶۶، حیات القلوب ج ۲ ص ۱۰۷ باب (۵۱) پنجاہ ویکم، مرأۃ العقول ج ۵ ص ۱۸۰، ناسخ التواریخ ج ۱ ص ۱۶۴، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۳۶۶، تحفۃ العوام ج ۷ ص ۱۱۳، منتخب التواریخ ج ۱ ص ۲۴، مروج الذہب ج ۲ ص ۲۹۱، نہج البلاغہ ص ۲۲۰ خطبہ نمبر ۱۶۴، شرح نہج البلاغہ ج ۳ ص ۴۶۰ لا ابن ابی حدید)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف نہایت ہی نامناسب انداز اختیار کیا جاتا ہے جبکہ درج ذیل شیعی روایات پر غور وفکر کرنے سے آپ کی شان وفضیلت روز روشن کی طرح واضح دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً:

❁...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"خدا کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرے حق میں ان لوگوں سے بہتر ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم تیرے شیعہ ہیں مگر انہوں نے مجھے مار ڈالنے کا ارادہ کیا، میرا اثاثہ لوٹ لیا اور میرا مال چھین لیا۔ خدا کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے عہد کر لوں جس سے میرا خون بچ جائے اور میرے گھر والے لوگ امن حاصل کر لیں تو یہ اس سے بہتر ہے کہ یہ شیعہ مجھے مار ڈالیں اور میرا گھرانہ برباد ہو جائے، خدا

کی قسم! اگر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جنگ کروں تو یہی شیعہ میری گردن دبوچ کر مجھے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیں"۔

(ناسخ التواریخ ج ۱ ص ۲۱۳، احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۱۰)

❁...... حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تحقیق ہم بیعت کر چکے اور باہمی عہد کر چکے۔ لہٰذا ہمارے اس بیعت توڑنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ (الاخبار الطوال ص ۲۲۰)

❁...... حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں وہ عہد توڑوں جو میرے بھائی حسن رضی اللہ عنہ نے آپ (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) سے کیا تھا"۔

(مقتل ابی مخنف ص ۶)

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں" حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمارا اور ان کا خدا ایک ہے، رسول ایک ہے، دعوت اسلام ایک ہے...... ہم خدا پر ایمان لانے، اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان پر کسی فضیلت کے خواہاں نہیں، نہ وہ ہم پر فضل و زیادتی کے طلبگار ہیں، ہماری حالتیں بالکل یکساں ہیں"۔ (نیرنگ فصاحت ترجمہ نہج البلاغہ ص ۳۶۳)

❁...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

نہ تو ہم ان (معاویہ) سے اس لئے لڑے کہ وہ ہمیں کافر کہتے تھے اور نہ ہم ان سے اس لئے لڑے کہ ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں بلکہ (ایک بات تھی جس میں) ہم سمجھتے تھے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ سمجھتے تھے کہ وہ حق پر ہیں۔ (قرب الاسناد ص ۴۵)

❁...... آپ نے اپنے تمام حکام کو ایک "وضاحت نامہ" لکھ کر بھیجا کہ یہ بات ظاہر ہے

کہ ہمارا رب ایک ہے، نبی ایک ہے، دعوت اسلام ایک ہے، نہ تو ہم اللہ پر ایمان لانے اور رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے کسی بڑائی کے دعویدار ہیں اور نہ ہی اس معاملہ میں وہ ہم پر کچھ بڑائی جتاتے ہیں۔ ہمارا معاملہ بالکل ایک جیسا ہے اور اصل اختلاف تو صرف ''خون عثمان'' کے متعلق پیدا ہوا ہے (اور ہمارا مؤقف ہے کہ) ہم اس سے بری ہیں۔ (نہج البلاغہ ص ۲۲۸، مترجم)

❁......حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نہ صرف یہ کہ خود بیعت کی بلکہ اپنے چھوٹے بھائی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو بھی حکم فرمایا کہ اے حسین! اٹھو اور ان کی بیعت کرو، بے شک وہ میرا امام اور میرا امیر ہے تو حضرت امام حسین اور جناب قیس نے بھی بیعت کر لی''۔ (رجال کشی ج ۲ ص ۳۲۵، جلاء العیون ص ۲۶۰)

❁......حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دوران کہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک حسن آپ کے پاس منبر پر چڑھ گئے تو آپ نے انہیں سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سید ہے اور اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا''۔ (کشف الغمہ ص ۵۴۶، مطبوعہ تبریز)

یہاں یہ بھی جان لیں کہ یہ دونوں گروہ کون سے تھے؟ جن کے درمیان حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کرائی اور جنہیں مسلمان کہا گیا ہے؟ ایک گروہ حضرت علی کا اور دوسرا حضرت امیر معاویہ کا تھا۔ حضرت امام حسن نے حضرت امیر معاویہ کی بیعت کر کے دونوں میں صلح کرا دی۔

❁......مزید کئی روایات میں ذکر ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی ملاحظہ ہو! مروج الذہب ج ۳ ص ۷ بیروت، احتجاج طبرسی ج ۲ ص ۹ نجف اشرف

جدید، مقتل ابی مخنف ص ۲۶، ۳ مکتبہ حیدریہ، نجف اشرف، کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۷۱، تبریز، الاخبار الطوال ص ۲۲۰ تذکرہ زیاد بیروت۔

❁......حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل میں شریک کسی کو بھی مشرک اور منافق نہ سمجھتے تھے''۔ (قرب الاسناد ج ۱ ص ۴۵)

لیکن آج کے ''شیعان علی'' کہلانے والے حضرات مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے مؤقف کے برخلاف جنگ جمل میں شریک ہونے والوں پر فتویٰ لگا کر ''بغض علی'' کا ثبوت کیوں دیتے ہیں؟

باغ فدک

شیعہ حضرات کی طرف سے اس مسئلہ کو خوب اچھالا جاتا ہے اور جان بوجھ کر غلط رنگ دیتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو مطعون کیا جاتا ہے کہ انہوں نے سیدہ فاطمہ کو ان کا حق نہ دیا، جس کی وجہ سے وہ ناراض ہوگئیں اور انہیں صدمہ ہوا لیکن حقیقت کیا ہے؟ وہ سطور ذیل میں ملاحظہ ہو!

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

حضور ﷺ نے فرمایا ''علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء درہم و دینار کی وارثت نہیں چھوڑتے بلکہ وہ اپنی احادیث اور علم و حکمت کی باتیں چھوڑتے ہیں، پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا اس نے کافی نصیب پالیا، پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو یہ علم ہم اہل بیت کا ہے کیونکہ جو علم پیغمبر نے امت کے لیے

چھوڑا ہے اس کے وارث اہل بیت رسول ہیں جو عادل ہیں اور جو غالین کی تحریف اور اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کورد کرتے ہیں۔

(کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی ج ا ص ۴۵، اصول کافی مع شرح صافی ج ا ص ۸۴)

❁......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عالم کی فضیلت بے علم عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر، کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، اور بے شک انبیاء اپنی وراثت درہم و دینار نہیں بلکہ علم چھوڑتے ہیں۔ سو جو شخص اس علم میں سے حصہ لیتا ہے وہ بہت بڑی چیز لیتا ہے۔ (اصول کافی مع شرح صافی ج ا ص ۸۷)

❁......حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ''فدک'' سے اپنی خوراک لے لیا کرتے تھے اور باقی ماندہ تقسیم فرما دیا کرتے تھے اور فی سبیل اللہ سواریاں بھی لے کر دیا کرتے تھے۔ میں اللہ کی قسم کھا کر آپ سے اقرار کرتا ہوں کہ میں ''فدک'' کی آمدنی اسی طرح صرف کروں گا جس طرح حضور ﷺ کیا کرتے تھے تو حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس پر راضی ہو گئیں۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۸۰ لابن ابی حدید، شرح نہج البلاغہ ج ۵ ص ۱۰۷ الابن میثم)

ثابت ہوا کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر راضی تھیں، لیکن ان کی محبت کا دم بھرنے والے نجانے آج بھی حضرت ابوبکر صدیق سے کیوں ناراض ہیں؟...... معلوم ہوتا ہے ان کا سیدہ فاطمہ سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ معاملہ ''مدعی سست گواہ چست'' والا ہے

❁......ابوعقیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میری جان

آپ پر قربان، کیا ابوبکر اور عمر نے تمہارے حقوق کے بارے میں کچھ ظلم کیا یا تمہارے حق دبائے؟ فرمایا نہیں، اس اللہ کی قسم! جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ تمام جہانوں کے لیے وہ نذیر بن جائے، ہمارے حقوق میں سے ایک رائی کے دانہ برابر بھی انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا، میں نے عرض کیا آپ پر قربان جاؤں، کیا میں ان سے محبت رکھوں؟ فرمایا، ہاں! تو برباد ہو جائے انہیں دونوں جہانوں میں دوست رکھ اور اگر اس وجہ سے تجھے کوئی نقصان ہو تو میرے ذمے ہے۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۸۲ لابن ابی حدید)

❁...... محمد بن اسحاق نے امام ابوجعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ عراق کے والی ہوئے تو اس وقت لوگوں کے تمام امور ان کے زیر تصرف تھے اس وقت انہوں نے ذوی القربا کے حصہ کا کیا بنایا؟ فرمایا ”ان کے بارے میں حضرت علی نے وہی طریقہ اپنایا جو ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کا تھا۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۸۶ لابن ابی حدید)

❁...... جب معاملہ خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں آیا تو آپ سے فدک کے لٹائے جانے کے بارے میں گفتگو ہوئی تو آپ نے فرمایا ”اللہ کی قسم! مجھے اس چیز کے لوٹانے سے شرم آتی ہے جس کو ابوبکر نے نہیں لوٹایا اور عمر نے بھی ان کی پیروی کی۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۹۴ لابن ابی حدید)

سوچیئے! اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا طریقہ کار غلط تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کیوں اپنایا اور اگر انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق نہیں دیا تھا تو حضرت علی نے وہ حق اپنے بیٹوں کو کیوں نہ دیا؟۔

حضرت ابوبکر پر تنقید کرنے والے یہاں کیوں خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں؟ یا وہ مان لیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا طریقہ کار برحق تھا۔

﴿……حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر باغ فدک کا یہی معاملہ میرے سپرد کر دیا جائے اور مجھے فیصلہ کرنے کو کہا جائے تو میں وہی فیصلہ کروں گا جو حضرت ابوبکر صدیق نے کیا تھا''۔ (شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۸۲ لابن ابی حدید)

ملاحظہ فرمائیں! حب اہل بیت کا نام لے کر مخالفین نے مسئلہ باغ فدک کے متعلق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے خلاف طوفان بدتمیزی بپا کر رکھا ہے جبکہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے طریقہ کار کو سلام محبت پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکار کرنے والوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین

متعہ

شیعہ حضرات متعہ کو جائز قرار دیتے ہیں بلکہ اس کی بڑی فضیلتیں بیان کرتے ہیں جبکہ اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم اسے حرام اور ناپسند کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

﴿……امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے متعہ کے متعلق فرمایا:

اس (متعہ) کو چھوڑ دو، کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ ایک شخص عورت کی شرمگاہ کو دیکھے پھر اس کا تذکرہ اپنے بھائیوں اور احباب سے کرے۔

(فروع کافی ج ۵ ص ۴۵۳)

﴿……زید بن علی اپنے جد امجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''رسول اللہ ﷺ نے گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانا اور نکاح متعہ حرام کر دیا

ہے"۔(الاستبصار ج ۳ ص ۱۴۶، تہذیب الاحکام ج ۷ ص ۲۵۱)

لوہے کے کڑے وغیرہ پہننا

شیعہ حضرات لوہے کے کڑے بڑے شوق سے پہنتے ہیں اور اسے اہلبیت کرام ﷺ کی محبت قرار دیتے ہیں۔ جبکہ

❁......حضرت امام جعفر صادق ؓ فرماتے ہیں:

"لوہے کی کوئی چیز پہن کر نماز جائز نہیں ہوتی کیونکہ وہ نجس اور بری چیز سے مسخ کی ہوئی ہے"۔(فروع کافی ج ۳ ص ۴۰۰، تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۲۷، کتاب لعلل الشرائع ص ۳۴۸)

❁......حضور ﷺ نے فرمایا:

"لوہے کی انگوٹھی پہن کر کوئی نماز نہ پڑھے، جس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی اللہ اس کے ہاتھ کو پاک نہیں کرے گا"۔

(فروع کافی ج ۳ ص ۴۰۴ تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۲۷، من لایحضرہ الفقیہ ص ۱۶۴)

تعزیہ نکالنا

آج کل اہلبیت ﷺ کی محبت اور نشانی تعزیہ نکالنے کا بھی بنالیا گیا ہے، حالانکہ

❁......حضرت علی ؓ نے فرمایا:

"جو شخص قبر پھر سے بنائے یا اس کی تشبیہ وشکل (تعزیہ) بنائے وہ اسلام سے خارج ہے"۔(من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۲۰)

❁......ایک روایت میں ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا: عورت کی اطاعت کر...

والے کو سر کے بل جہنم میں ڈالتے ہیں۔ (حلیۃ المتقین ص ۴۶)

سیاہ لباس

شہداء کربلا (رضی اللہ عنہم) کا سوگ مناتے ہوئے سیاہ لباس بھی پہنا جاتا ہے جبکہ شیعہ حضرات کی کتابوں میں اس کے متعلق بڑی وعید آئی ہے۔ ملاحظہ ہو!

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

''میرے دشمنوں کا لباس نہ پہنو، حضور کے دشمنوں کا لباس سیاہ ہے۔

(عیون الاخبار ج ۲ ص ۲۲)

❁......حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے کہ سیاہ لباس نہ پہنا کرو، کیونکہ سیاہ لباس فرعون کا لباس ہے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۳)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سیاہ لباس جہنمیوں کا لباس ہے''۔

(فروع کافی ج ۲ ص ۴۴۹، من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۳)

❁......پھر فرمایا:

''بے شک سیاہ کپڑا دوزخیوں کا لباس ہے''۔

(من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۲، تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۱۳، حلیۃ المتقین ص ۸)

❁......حضور ﷺ سیاہ لباس ناپسند فرماتے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۶۳، تہذیب الاحکام ج ۲ ص ۲۱۳، حلیۃ المتقین ص ۹)

❁......حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سیاہ لباس دوزخ والوں کا لباس ہے''۔

(من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ص ۱۶۳، کتاب العلل الشرائع ص ۳۴۷)

سیاہ جھنڈا

اہل تشیع سیاہ جھنڈے بڑے اہتمام کے ساتھ اپنے مکانوں، دکانوں اور دیگر مقامات پر نصب کرتے ہیں اور اس پر بڑا فخر کیا جاتا ہے۔ جبکہ ان کے نزدیک اس کی حقیقت کیا ہے ملاحظہ ہو!

❁......حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دوسرا جھنڈا میرے پاس آئے گا، پہلے جھنڈے سے زیادہ سیاہ ہوگا اور بہت کالا ہوگا اور پہلوں کی طرح مجھے جواب دیں گے پھر میں کہوں گا کہ میں تم میں دو بزرگ چیزیں چھوڑ آیا تم نے ان سے کیا برتاؤ کیا، وہ کہیں گے کہ خدا کی کتاب کی ہم نے مخالفت کی اور تیری عترت کی ہم نے امداد نہ کی اور ان کو ہم نے شہید کیا اور برباد کیا، میں کہوں گا مجھ سے دور ہو جاؤ تو وہ سیاہ رو حوض کوثر سے پیاسے چلے جائیں گے''۔

(جلاء العیون ص ۳۲۱)

تبرا کی حرمت

''حب علی'' کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنی زبانوں کو تبرا سے ناپاک کیا جاتا ہے اور خلفائے ثلاثہ کی حرمت کو پامال، لیکن کیا حب علی رضی اللہ عنہ کے ان دعویداروں کو خبر نہیں کہ

❁......حضرت اسد اللہ الغالب سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جان کے دشمن کو بھی کبھی گالی نہیں دی اور اپنی ذاتی رنجش کی بنیاد پر کسی پر ہاتھ نہ اٹھایا، بلکہ اپنے ماننے والوں کو اس

بات سے منع فرمایا: انہی کا ارشاد ہے "میں تمہارے لیے اس بات کو برا خیال کرتا ہوں کہ تم گالی دینے والے بنو۔ (نہج البلاغہ ص ۴۴۶)

❁ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:

میں تمہیں اصحاب رسول ﷺ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ کسی کو برا نہ کہو، کیونکہ انہوں نے آپ کے بعد کوئی کام خلاف اسلام نہیں کیا اور نہ ہی ایسا کرنے والوں کو دوست بنایا اور پناہ دی، رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کے متعلق یہی وصیت فرمائی ہے۔ (الامالی لابی جعفر الطوسی ج ۲ ص ۱۳۶، بحار الانوار ج ۲۲ ص ۲۰۶)

ماتم

اہل تشیع بڑی دھوم دھام سے ماتم کرتے اور اس کا حکم دیتے ہیں اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو برا سمجھتے ہیں جبکہ اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اس ماتم کے مخالف ہیں اور اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

❁ شیعوں کی تفسیر "قمی" میں ہے کہ ام حکیم بنت حارث بن عبدالمطلب نے حضور ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ! معروف کے بارے میں ہمیں کیا حکم فرمایا ہے کہ ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے جواب ارشاد فرمایا:

رب تعالیٰ کے فرمان "معروف" کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے منہ نہ نوچو، رخساروں پر طمانچے نہ مارو، بال نہ بکھیرو، کرتے چاک نہ کرو، کپڑوں کو سیاہ نہ بناؤ، ہائے ہائے اور بربادی بربادی نہ چیخو، قبر کے پاس نہ کھڑی ہو۔ تو ان شرطوں کے ساتھ حضور نے عورتوں کی بیعت لی۔ (تفسیر قمی ج ۲ ص ۳۶۴، اصول کافی ج ۵ ص ۵۲۷، تفسیر صافی ص ۵۳۱،

حیات القلوب ج ۲ص ۲۶۰ ،مرأۃ العقول ج ۱ص ۵۱۴)

❁......تفسیر مجمع البیان میں ہے ''ولا یعصینک فی معروف'' سے مراد یہ ہے کہ نوحہ سے باز رہیں، کپڑے پھاڑنے، بال اور منہ نوچنے اور مرنے والوں پر واویلا کرنے سے پرہیز کریں۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۹ص ۲۷۶)

❁......فروع کافی میں بھی ام حکیم بنت حارث کی روایت کچھ زیادتی کے ساتھ تحریر ہے۔ ملاحظہ ہو! فروع الکافی للکلینی ج ۲ص ۲۲۸،اسے صاحب مرأۃ العقول نے موثق اور حسن لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! مرأۃ العقول ج ۱ص ۵۱۴

❁......رسول اکرم ﷺ کے مواجہہ شریفہ میں حاضری کا ادب شیعی کتاب میں اس طرح لکھا ہے ''رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوگ فوج درفوج اس گھر میں آنا، مجھ پر صلاۃ بھیجنا اور سلام کرنا، (لیکن) روکر فریاد کرنا، اور واویلا کر کے مجھے اذیت نہ دینا۔

(جلاء العیون ص ۶۹)

❁......ایک روایت میں ہے:

رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: مصیبت کے وقت بآواز رونے ،نوحہ کرنے ،اور جنازہ کے پیچھے عورتوں کے جانے سے۔ (حلیۃ المتقین ص ۱۸۸)

❁......حلیۃ المتقین میں دوسری جگہ لکھا ہے حضور نے فرمایا عورت کی اطاعت کرنے والا......اسے تعزیہ میں بھیجنے والے کو سر کے بل جہنم میں ڈالتے ہیں۔ (حلیۃ المتقین ص ۴۶)

❁ طائفہ امامیہ کے شیخ صدوق نے نقل کیا کہ

رسول اللہ ﷺ نے مصائب پر بآواز بلند رونے ،نوحہ کرنے اور سننے سے منع فرمایا۔ (کتاب الامالی ص ۲۵۴،حلیۃ المتقین ص ۱۸۹،من لا یحضرہ الفقیہ ج ۲ص ۳۵۶)

❁......مجمع المعارف میں ہے:

نوحہ کرنے والا روز قیامت، کتوں کی طرح نوحہ کناں ہوگا۔

(مجمع المعارف ص ۱۶۲)

❁......حیات القلوب میں ہے:

سب سے پہلا نوحہ گانے والا شیطان تھا، (جب اسے جنت سے نکالا گیا)۔

(حیات القلوب ج ۱ ص ۷۳)

❁......اولاد آدم میں قابیل پہلا شخص ہے جس نے واویلا کیا، اور ملعون ہوا۔

(نفس الرحمٰن ص ۱۲۴، محمد تقی النوری، الطبرسی)

❁......نہج البلاغہ میں ہے:

صبر مصیبت کے اندازے سے اترتا ہے، جس نے مصیبت کے وقت اپنی رانوں پر ہاتھ مارا، اس کے اعمال برباد ہوئے۔ (نہج البلاغہ ص ۱۵۸، مترجم ص ۸۹۷)

❁......ایک روایت میں ہے:

رسول اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

اذا انا مت فلا تخشی علیّ وجها ولا ترخی علیّ شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی علیّ نائحة۔ (فروع کافی ج ۲ ص ۲۲۸، جلاء العیون ص ۶۵)

جب میں فوت ہو جاؤں تو منہ نہ چھیلنا، بال نہ نوچنا، واویلا نہ مچانا، اور نوحہ گر عورتوں کو نہ بلانا۔

❁......ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ:

حضور سرور ﷺ عالم کے وصال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے

روئے مبارک سے کپڑا اہٹایا۔اور عرض گزار ہوئے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ زندگی بھراور بعد وفات بھی طیب ہیں،آپ کی وفات سے وہ شئی بند ہوگئی جو کسی پیغمبر کے انتقال سے بند نہ ہوتی تھی۔یعنی نبوت اور وحی،آپ کی مصیبت اتنی عظیم ہے جس نے ہمیں دوسروں کی مصیبت سے مطمئن کردیا۔آپ کی وفات کی مصیبت ایک عام مصیبت ہے کہ سب لوگ یکساں دلگیر ہیں۔

واگر نہ آں بود کہ امر کر دی بصبر کردن ونہی نمودی از جزع نمودن ہر آئینہ آبہائے سر خودرادرمصیبت تو فرو می ریختم وہر آئینہ دردمصیبت تراہر گز دوانمی کردم

(حیات القلوب ج۲ص۳۶۳)

اور اگر آپ صبر کا حکم اور جزع سے منع نہ فرماتے تو اس مصیبت پر ہم تمام سر کا پانی بہادیتے اور آپ کی اس مصیبت کے درد کی کوئی دوانہ کرتے۔'

۞......امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لیس لاحدکم ان یحد اکثر من ثلٰثة ایام الا المرأة علیٰ زوجها حتی تقضی عدتها . (من لایحضره الفقیه ص۳۶)

کس کو جائز نہیں تین روز سے زائد سوگ کرے،مگر بیوی کو اپنے خاوند کی موت پر (چار ماہ اور دس دن کی) عدت تک اجازت ہے۔

نوٹ......اس مفہوم کی روایات تہذیب اور وسائل الشیعہ میں بھی پائی جاتی ہیں ملاحظہ ہو! التہذیب ص ۲۳۸،وسائل الشیعہ ج ۳ص ۱۷۳

❁......حیات القلوب میں ہے:

حضرت رسول فرمودائے فاطمہ توکل کن برخدا صبر کن چنانچہ صبر کردند پدرانِ تو کہ پیغمبراں بودند و مادران تو کہ زنہائے پیغمبراں بودند۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۲۵۲)

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے فاطمہ! خدا پر توکل کر اور صبر کر، تیرے آباء جو کہ پیغمبر تھے صبر کرتے رہے اور تیری مائیں، جو پیغمبروں کی بیویاں تھیں صبر کرتی رہیں۔

❁......اسی کتاب میں تھوڑا آگے منقول ہے:

بداں اے فاطمہ! کہ برائے پیغمبر گریباں نمی باید درید ورانمی باید خراشید دواوایلا نمی باید گفت۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۲۵۳، کتاب العلل والشرائع ج ۲ ص ۱۱۰)

اے فاطمہ! جان لے کہ پیغمبر کے لیے گریبان نہیں چاک کرنا چاہیے، اور چہرہ پر خراش نہیں لگانا چاہیے اور واویلا نہیں کرنا چاہیے۔

❁......نیز اسی کتاب میں ہے:

ابن بابویہ اپنی معتبر سند سے امام باقر سے روایت کرتے ہیں، حضرت رسول خدا ﷺ نے وقت وفات سیدہ فاطمہ سے فرمایا: اے فاطمہ! جب میں وفات کر جاؤں تو میرے لیے چہرہ پر خراش نہ ڈالنا، بال نہ بکھیرنا، واویلا نہ کرنا، اور مجھ پر نوحہ نہ کرنا، اور نوحہ گروں کو نہ بلانا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۲۵۴)

❁......امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مصیبت کے وقت مسلمان کا اپنے ہاتھ رانوں پر مارنا، اس کے اجر وثواب کو

ضائع کر دیتا ہے"۔(فروع کافی ج ۳ ص ۲۲۴)

❁......حضرت جعفر بن ابی طالب ﷺ کی شہادت کے وقت حضرت علی ﷺ نے اپنی زوجہ مطہرہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

"کسی کی موت پر اور کسی کے دوران جنگ شہید ہو جانے پر غم کھاتے ہوئے واویلا کے ساتھ ماتم نہ کرنا"۔(من لا یحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۱۱۲)

❁......حضور ﷺ نے فرمایا:"ماتم کرنے والا کل قیامت کے دن کتے کی طرح آئے گا"۔(مجمع المعارف بر حاشیہ حلیۃ المتقین ص ۱۶۲)

❁......حضور ﷺ نے فرمایا:"میں نے ایک عورت کتے کی شکل کی دیکھی، فرشتے اس کی دبر میں آگ جھونک رہے تھے۔تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا......اے میرے پدر بزرگوار! اس کا دنیا میں کیا عمل وعادت تھی" آپ نے فرمایا"وہ نوحہ کرنے والی اور حسد کرنے والی تھی"۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۵۴۳، عیون اخبار الرضا ج ۲ ص ۱۱، انوار نعمانیہ ج ۱ ص ۲۱۶)

❁......جابر (ﷺ) نے کہا ہے کہ میں نے امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جزع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: واویلا کیساتھ زور سے چلانا، بلند آواز سے چیخنا، چہرے اور سینے پر طمانچے مارنا اور پیشانی سے بال نوچنا سخت ترین جزع ہے۔(فروع کافی ج ۳ ص ۲۲۲)

❁......رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت علی ﷺ نے فرمایا:

"اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور ماتم کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو ہم آپ کا ماتم کر کر کے آنکھوں اور دماغ کا پانی خشک کر دیتے"۔

(شرح نہج البلاغہ ج ۴ ص ۴۰۹، ۲... میثم)

❁......حضرت امام حسین نے میدان کربلا میں اپنی ہمشیرہ بی بی زینب کو وصیت فرمائی ''اے بہن، میں تجھے قسم دیتا ہوں تو میری قسم پوری کرنا کہ جب میری وفات ہو جائے تو مجھ پر گریبان چاک نہ کرنا، نہ مجھ پر چہرہ نوچنا اور نہ مجھ پر واویلا اور ہائے ہلاکت ہائے ہلاکت کے الفاظ پکارنا''۔ (الارشاد لمفید ۲۳۲، اعلام الوریٰ ص ۲۳۶، جلاء العیون ص ۳۸۷، ناسخ التواریخ ج ۶ ص ۲۵۳، تاریخ یعقوبی ج ۲ ص ۲۴۴، اخبار ماتم ص ۴۰۰)

❁......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''خدا کی قسم! اگر یہ (ماتم) گناہ نہ ہوتا تو میں اپنے سر کے بال کھول کر چلاتی اور آپ کی بارگاہ میں فریاد کرتی''۔

(فروع کافی، کتاب الروضہ ص ۲۳۸)

❁......حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا ''ہرگز تم میں سے کوئی شخص میری وفات پر رخسار پر طمانچے نہ مارے اور ہرگز مجھ پر گریبان چاک نہ کرے'' (دعائم الاسلام ص ۱۳۰)

❁......اہل کوفہ کاروان اہل بیت کی بے سروسامانی دیکھ کر زور زور سے رونے اور ماتم کرنے لگے تو سیدہ زینب نے فرمایا ''حمد وصلوٰۃ کے بعد اے بے وفا اور دغا باز کوفیو! اب تم روتے اور ماتم کرتے ہو، خدا تمہیں ہمیشہ رلائے اور تمہارا رونا اور ماتم کرنا کبھی موقوف نہ ہو، تم بہت زیادہ رو ؤ اور بہت تھوڑا ہنسو، تمہاری مثال اس عورت کی سی ہے جو کاتتے ہوئے دھاگے کو مضبوط ہو جانے کے بعد جھٹکے دے کر توڑ ڈالے، تم نے اپنے ایمان کو دھوکے اور فریب کا ذریعہ بنایا ہوا ہے، تمہاری مثال اس سبزے کی سی ہے جو نجاست کی ڈھیری پر لگا ہوا ہو، تم میں سوائے خودستائی، شیخی، عیب جوئی، تہمت سرائی اور لونڈیوں کی طرح خوشامد اور چاپلوسی کے کچھ نہیں، بلاشبہ تم بہت برے کام کے مرتکب ہوئے، تم نے ہمیشہ کے لیے ذلت حاصل کی اور عیب کمایا اور جہنم کے سزاوار ہوئے۔ خدا

تعالیٰ تم پر غضب نازل فرمائے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل فرمائے"۔

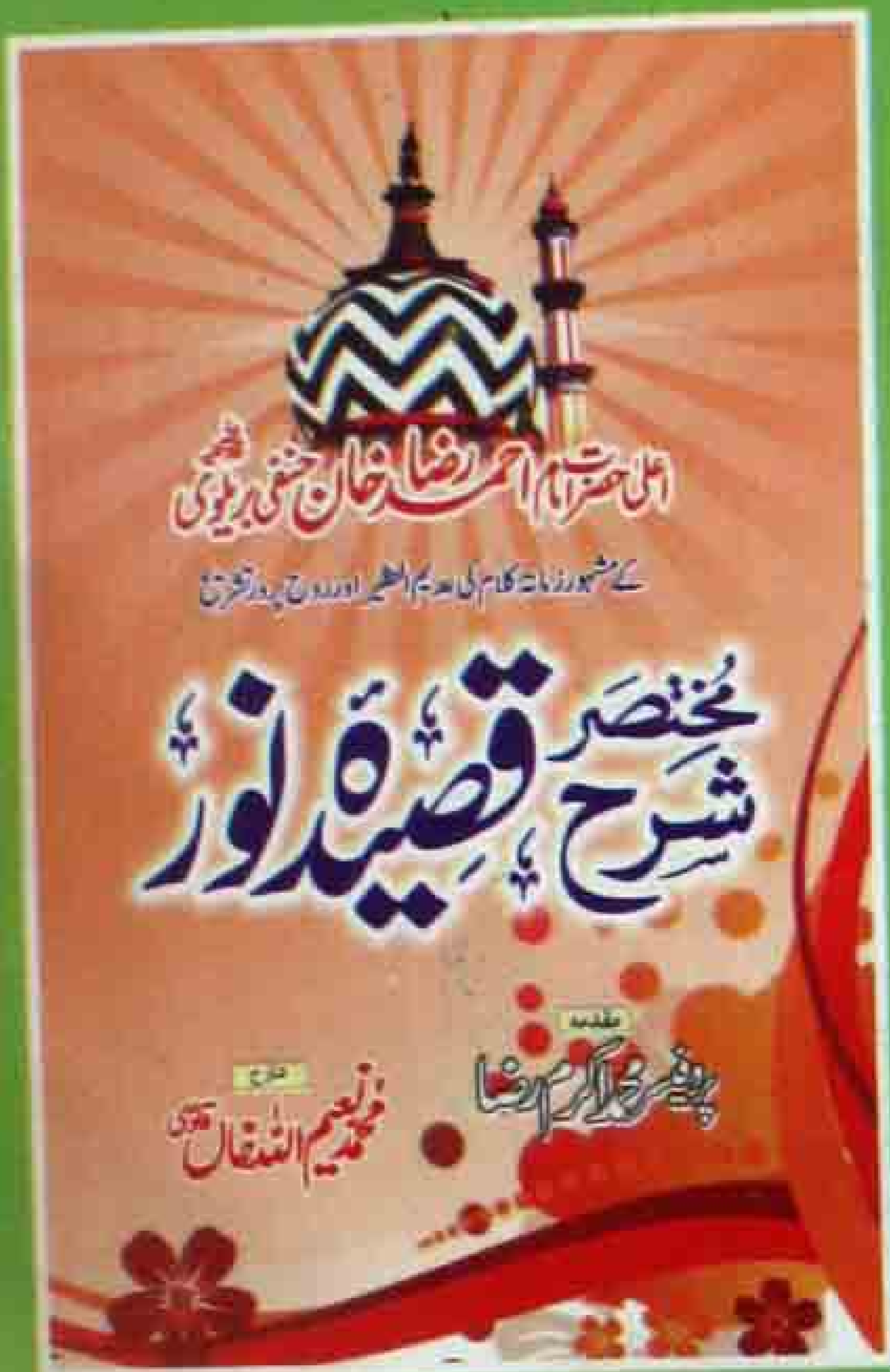
(جلاء العیون ج ۲ ص ۲۲۳)

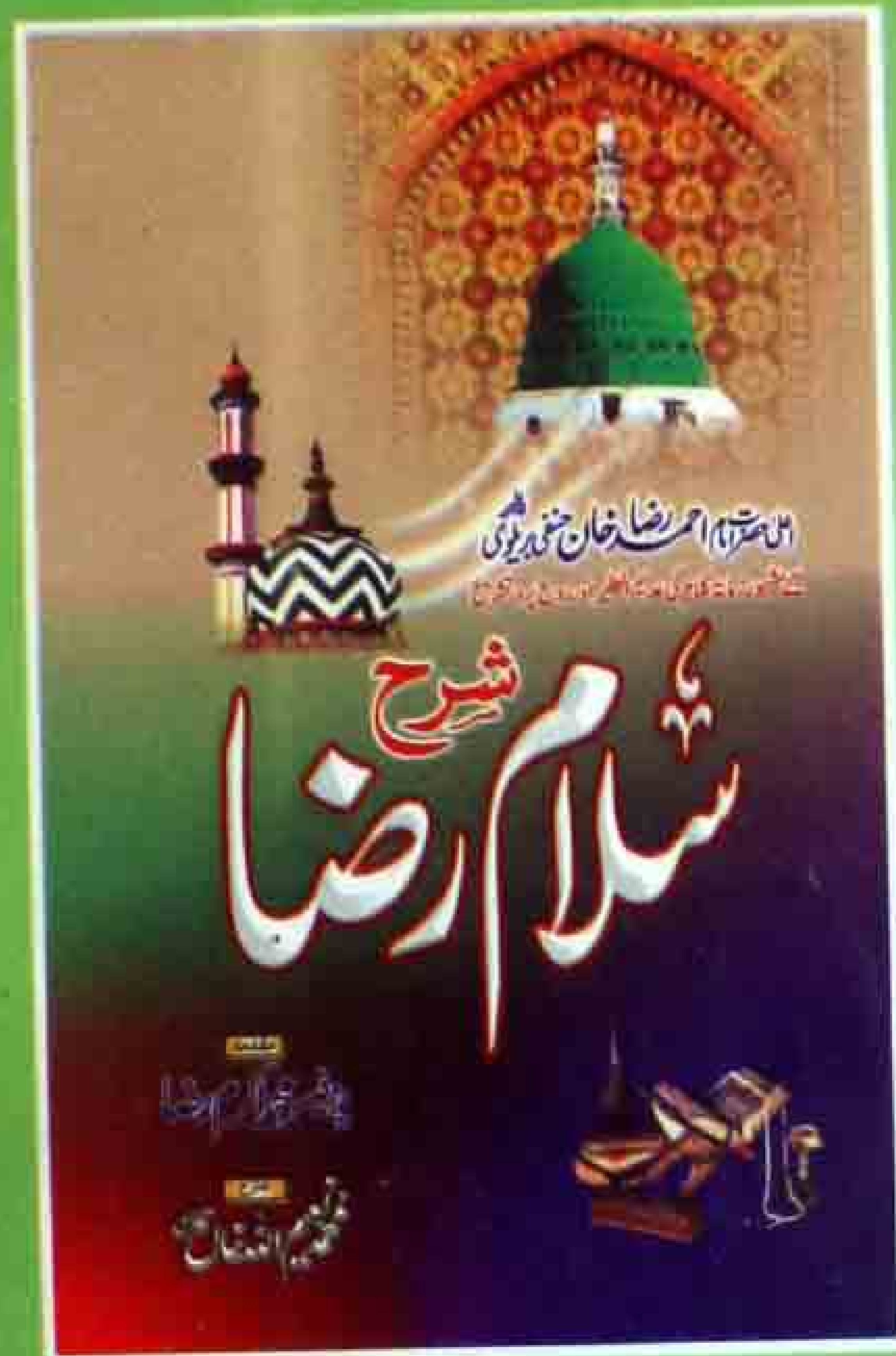
☆......سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "(اے ہمارے شہیدوں کے قاتلو!) یعنی تمہیں جہنم کی بشارت ہو، تم نے ہمارے بھائی کو شہید کر دیا، تم پر تمہاری مائیں روتی رہیں، تم نے وہ خون بہایا جو اللہ، قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر حرام کر دیا تھا"۔

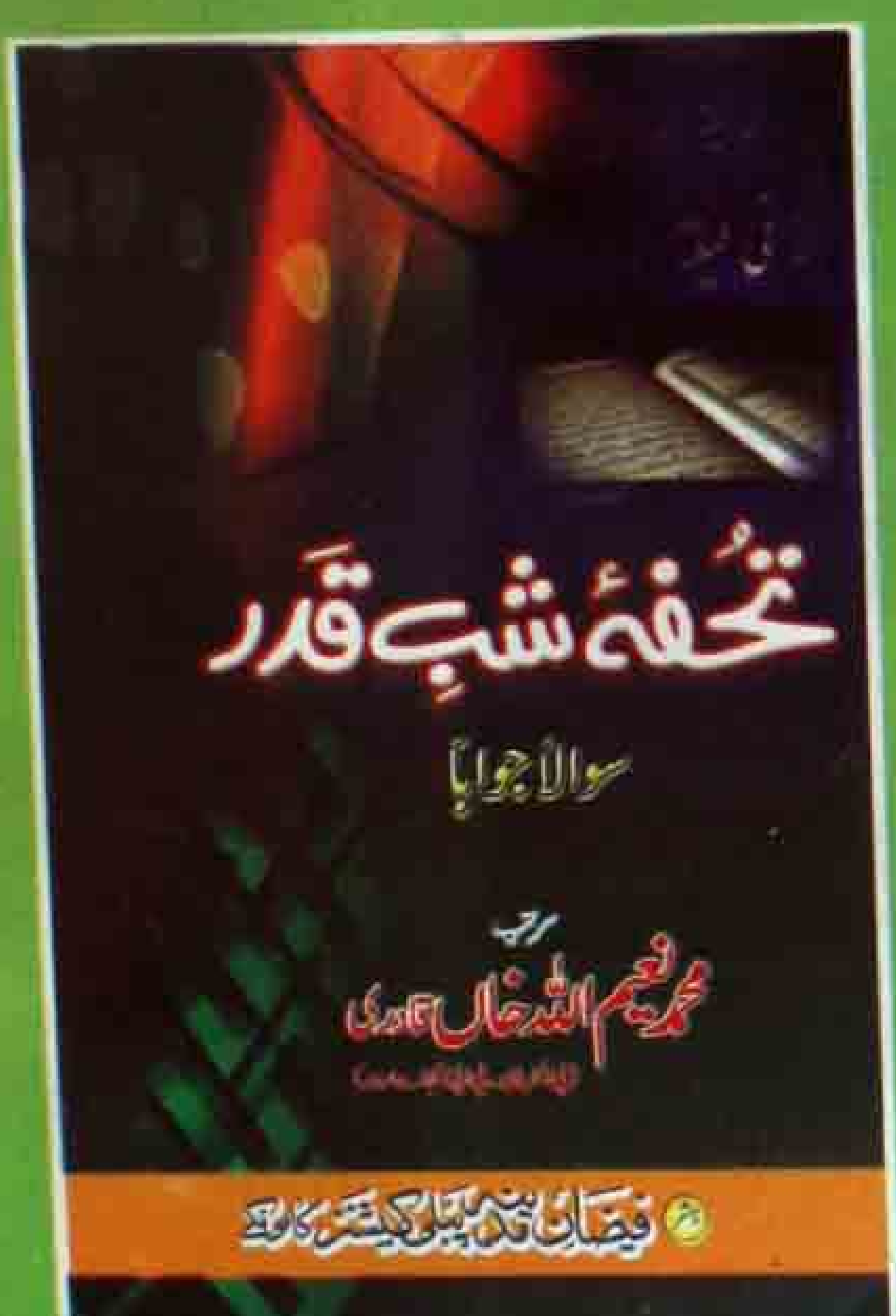
(مقتل ابی مخنف ص ۸۳)

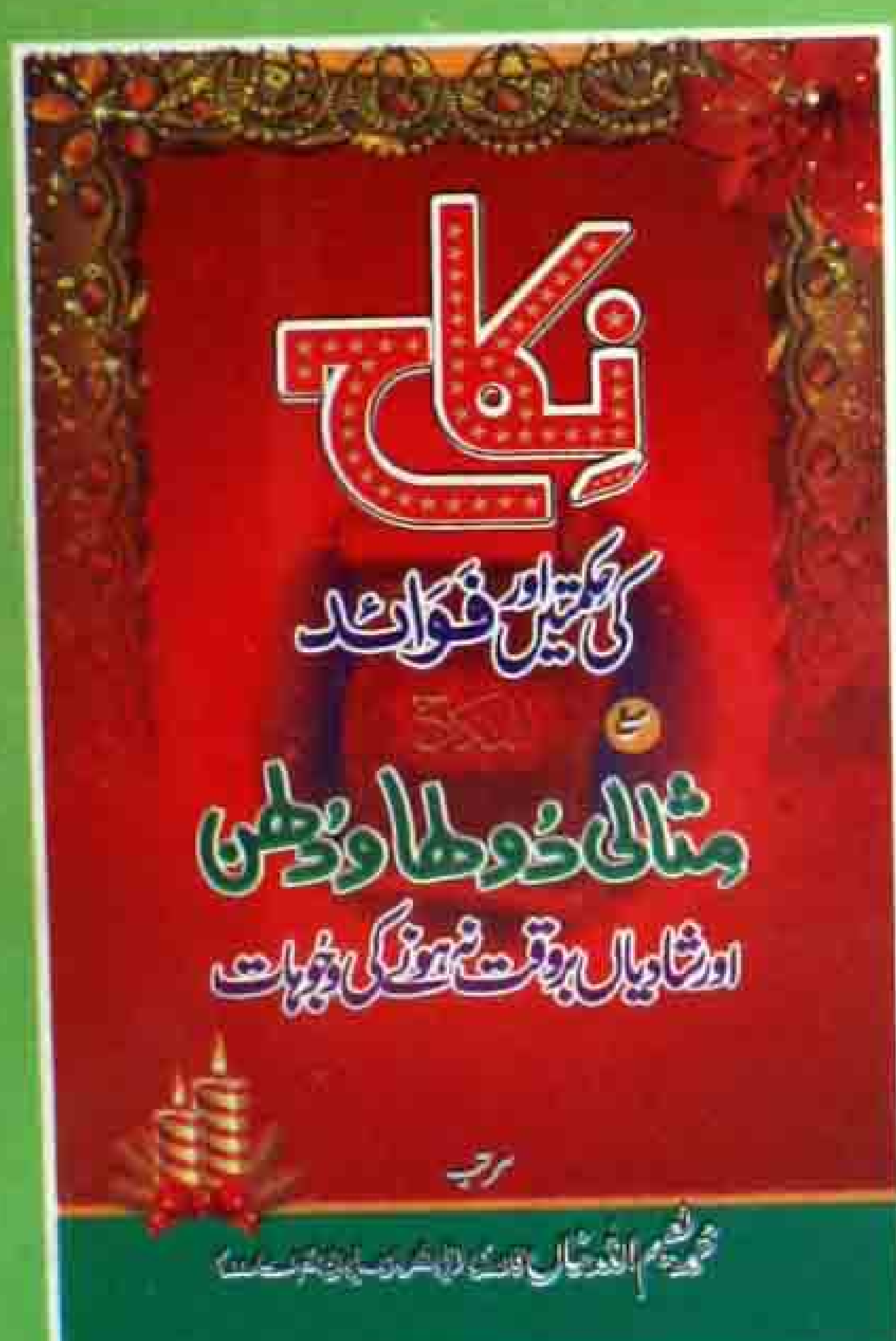
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہٖ محمد و آلہ واصحابہٖ وازواجہٖ واھل بیتہٖ وسائر امتہٖ اجمعین۔

○○○○○









فیضانِ مدینہ پبلی کیشنز کاموکے